رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۱

فاللہ خیر حافظاً وھو ارحم الراحمین

الحافظ

شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور کا ماہوار علمی رسالہ

زیر حمایت شمس العلماء سرکار حجۃ الاسلام اعلیٰ حائری مجتہد پنجاب ظلہم العالی

مدیر

ایم۔ ایم عبداللہ

چند تازہ طبع کتابیں

ہر ایک شیعہ مومن کے گھر اس کتاب کا ہونا ضروری ہے

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت غیر مجلد عہ مجلد ولایتی ...

آئینہ مرزائیت

...یہ ہے مراد ہے مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کی غرض سے
اور طبقہ مناظرین کی سہولت کو پیش نظر رکھکر زبدۃ الافاضل و عمدۃ ...
جناب مجلد نساب السید برکت علی شاہ صاحب گوشہ نشین وزیر آباد وزاد...
نے دماغ سوزی اور محنت شاقہ سے مرزائی فرقہ کی معتبر و مبسوط کتب
سے مطالعہ کرکے ایک چھوٹا سا رسالہ الموسومہ بہ آئینہ مرزائیت لطیف
تحفہ تالیف فرمایا اور مولف ممدوح نے سمندر کو کوزے میں بند...
ہے۔ اس رسالہ میں صاحب تالیف نے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب
کی نوعیت و شخصیت۔ مرزا کی ابتدائی حالت اور طریقہ معاش
مرزائی فرقہ کا سن بروز مرزا کے الہامات کی کیفیت و حقیقت...
دی۔ اسکی فرعونیت و نمرودیت کو نہایت کھلے الفاظ میں بیان
کر دیا ہے جس سے ہر ایک انسان بآسانی مرزا کے مفہوم کو سمجھ سکتا
ہے۔ مرزا صاحب کے اقوال خلاف دین اسلام اسکی تصانیف
سے انتخاب کرکے عام پبلک کے سامنے پیش کئے گئے ہیں...
اعلیٰ سفید کاغذ پر نہایت عمدہ لکھائی و چھپائی کیساتھ طبع ہوا
ہے ۱۸×۲۲ حجم ۸۰ صفحات ایسے بیش بہا موتی و انمول جواہر
پر اس قابل قدر و بے مثال کتاب کا ہدیہ اور اس نایاب
ذخیرہ کی قیمت صرف ۵؍

...یہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور

الحافظ

قیمت سالانہ ۶ عہ   قیمت فی پرچہ ۸ ر

جلد ۳ | بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء مطابق ربیع الاول ۱۳۴۶ھ | نمبر ۷

باب الفتاوی

سوال۔ زید کسی مجتہد کی تقلید نہیں کرتا بغیر تقلید کے اعمال بجا لاتا ہے۔ حال ہی میں اس نے مبلغ کثیر سے نذر ادا کی ہے کیا یہ عبادات۔ اعمال اور نذر اس کی مقبول ہے یا نہیں؟

الجواب۔ بغیر تقلید مجتہد کے تمام اعمال وعبادات باطل ہیں۔ نذر اس کی بصیغہ نذر مطابق رائے مجتہد اگر واقع ہوئی ہے تو صحیح ہے ورنہ باطل ہے۔ وہو العالم۔

سوال۔ بوقت ذبح تیزی چھری کے سبب مرغی یا کسی اور ذبیحہ کا سر بدن سے عمداً یا بلا قصد کے جدا ہو جاوے تو وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب۔ مضائقہ نہیں وہ ذبیحہ حلال ہے اگر عمداً و بالقصد نہ ہو۔ بلکہ عمداً بھی اگر ذبیحہ کا سر بدن سے جدا کیا ہو تو ذابح فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن ذبیحہ حرام نہیں ہوگا۔ اگرچہ اقویٰ اس میں کراہت ہے۔

سوال۔ اگر کوئی مومنہ عورت یا نابالغ مومن زادہ ذبیحہ کو ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

جواب۔ دراصل ذابح کے لئے شرعاً ذکوریت یا بلوغ شرط نہیں ہے۔ پس اگر کوئی مسلمہ یا مومنہ عورت یا مسلم و مومن زادہ نابالغ ممیز ذبیحہ کو با شرائط ذبح کرے۔ تو وہ ذبیحہ حلال ہے۔ وہو العالم

سوال۔ کفار کے بنک میں روپیہ رکھکر منافع حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر خالص کفار کا بنک ہو تو اس میں روپیہ رکھکر منافع لینا جائز ہے اور اس کے منافع سے خمس نکالنا ضروری ہے۔ لیکن جو بنک کہ کفار اور مسلمانوں کا مشترک بنایا ہو یعنی اس میں مسلمان بھی حصہ دار ہوں اس میں روپیہ رکھنا اور منافع حاصل کرنا حرام ہے۔ وہو العالم

سوال۔ قبور مومنین پر ختم قرآن خوانی کے لئے اجرت لینی حلال ہے یا حرام؟

جواب۔ صورت مرقومہ میں بتراضی طرفین اجرت کا لینا حرام نہیں ہے۔

سوال۔ اگر کوئی شخص اپنا ملک وقف کرے اس شرط پر کہ اگر میں محتاج ہو گیا۔ تو میں اس میں تصرف کروں گا۔ یہ وقف جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ صورت مرقومہ میں وقف باطل ہے علی الاقویٰ۔ وہو العالم

محلہ شیعیان موچی دروازہ لاہور } نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ: علی الحائری

شذرات

(فیوض عالیہ و افادات لامتناہیہ)

اربعین کے ایام میں مختلف عشرے متعدد امام باڑوں میں حسب دستور قدیم لاہور میں قائم ہوئے عالیجناب صدر المفسرین حجۃ الاسلام والمسلمین شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان دام ظلہ نے ۲۰ جولائی ۱۹۲۷ء کو حکیم الامۃ جناب حکیم سید عالم شاہ صاحب کے امام باڑہ میں زیر اہتمام انجمن علویہ لاہور تبلیغی تقریر فرمائی اور اگست ۱۹۲۷ء کو امام باڑہ نیاز علی صاحب مرحوم میں زیر اہتمام جناب ڈاکٹر محمد رضا صاحب ہمدانی موعظہ کیا۔ ۱۹ اگست کو امام باڑہ ننھے شاہ مرحوم میں زیر اہتمام انجمن تذکرۃ الائمۃ معصومین لاہور وعظ کیا۔ ۲۰ اگست کو بمقام سانده کلاں ضلع لاہور زیر اہتمام عالی جناب ملک ناصر الدین صاحب رئیس سانده بسیط تقریر فرمائی۔ اور مصائب پہلے صدر قت ہوئی اور ماتم کیساتھ ذوالجناح نکالا گیا۔ اور اتفاق و اتحاد بڑھانے۔ امن و امان قائم رکھنے کے لئے سب کو ہدایت و نصیحت فرمائی جس پر سب سادات و مومنین عمل پیرا رہے۔ اور رسوم مذہبیہ اربعین با من و امان لاہور میں ادا کی گئیں۔ ۲۰ صفر المظفر کو امام باڑہ الف شاہ مرحوم لاہور سے حسب دستور قدیم ۹ بجے صبح ماتم کے ساتھ تعزیہ اٹھایا گیا اور متعدد ماتمی حلقوں کے ساتھ شام کو ۱۰ بجے تعزیہ امام باڑہ گامے شاہ مرحوم میں پہنچا دیا گیا۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ حکام اعلیٰ اور افسران خاص کر ہمارے مدبر و منتظم بیدار مغز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور صاحب کپتان پولیس و انسپکٹر صاحب کے ہم شکر گذار ہیں جن کی حسن تدبر و تدبیر سے یہ موقع بھی امن و امان کے ساتھ گذر گیا۔ (مدیر)

حصول صحت } ۲۰ اگست ۱۹۲۷ء کو جناب السید محمد رضی الرضوی النجفی صاحب سلمہ اللہ خلف الصدق جناب صدر المفسرین سرکار شمس العلماء علامہ حائری صاحب مجتہد العصر دام ظلہ مرض قولنج میں مبتلا ہو گئے اور دو روز متواتر دو مرتبہ قولنج کا سخت دورہ ہوا۔ فوری تدابیر میں سے ڈاکٹر صاحبان نے متعدد ٹیکوں کے ذریعہ درد میں سکون پیدا کیا۔ اس کے بعد داخلی و خارجی دونوں قسم کے علاج شروع کئے گئے۔ معالجین میں خاص کر لاہور کے مشہور ڈاکٹر سردار رگھبیر سنگھ صاحب ایم۔ ڈی اور جناب ڈاکٹر محمد رضا صاحب ہمدانی اسسٹنٹ سرجن اور یونانیوں میں عالی جناب افلاطون زمان حکیم حیدر شاہ صاحب و جناب شیخ حکیم بہادر حسین صاحب مستحق دلی شکریہ ہیں۔ جن کی جد و جہد اور مساعی جمیلہ سے فضل خدائے تعالیٰ شامل حال ہوا اور بجز کمزوری کے بیماری کی اب قطعاً شکایت باقی نہیں رہی فالحمد للہ علیٰ ذالک سرکار سر لیغمدار شمس العلماء دام برکاتہم کی خدمت میں اس حصول صحت یابی پر صمیم قلب سے ہم ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔

روانگی کوہ ڈلہوزی } ماہ جولائی میں جناب سید محمد زکی صاحب رضوی سلمہ اللہ تعالیٰ خلف الصدق سرکار شریعتمدار علامہ حائری صاحب مجتہد العصر (شمس العلماء) دام ظلہ شکایت معدہ

کے عارضہ سے بہت زیادہ علیل و نحیف ہوگئے تھے۔ اس لئے بمشورہ معالجین دو ہفتوں سے وہ بغرض تبدیلی آب و ہوا کوہ ڈلہوزی گئے ہوئے ہیں اور کوٹھی اراج محل میں وہاں مقیم ہیں۔ ہم تمام مومنین ڈلہوزی کے عموماً اور جناب فضل الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن حیدری و جنرل سکرٹری جناب مہدی حسن صاحب و جناب ملا محمد علی صاحب تبتی کے خصوصاً صمیم قلب سے شکرگذار ہیں جو زحمت گوارا فرما کر روزانہ خبرگیری کے لئے کوٹھی پہنچتے ہیں۔ اگرچہ صاحبزادہ ممدوح کے لئے بحمد اللہ جملہ اسباب آرام و آسائش وہاں مہیا اور موجود اور موجود ہیں مگر ان مومنین مخلصین کی محبت و اخلاص قابل عزت و شکریہ ہے خدائے تعالیٰ تمام دنیوں دین و دنیا کی برکات میں کامیاب کرے۔

التماس دعا عالی جناب افتخار الذاکرین جناب مولانا السید محمد رضا صاحب محدث لکھنوی سلمہ اللہ تعالیٰ ایک عرصہ سے بشکایت فالج مبتلا ہیں۔ افسوس ہے کہ اسی وجہ سے مومنین اس سال جناب ممدوح کی قابل قدر ذاکری سے محروم رہے۔ خدائے تعالیٰ بصدق بیمار کربلا علیہ السلام ممدوح کو صحت کامل شفاء عاجل عطا فرماوے۔ سادات و مومنین سے بھی درخواست ہے کہ اوقات مخصوصہ میں ممدوح کیلئے خشوع و خضوع سے دعا فرمادیں۔

مدیر: الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ضلع گجرانوالہ میں پنجاب شیعہ مشن لاہور کا تبلیغی دورہ

موضع گھگر ضلع گوجرانوالہ میں ایک قصبہ ہے۔ جہاں چند ہی گھر شیعوں کے آباد ہیں۔ عشرہ اولیٰ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۶ھ میں وہاں کے شیعوں نے مجلس وعظ قائم کی۔ اور سرکار شریعتمدار شمس العلماء علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام برکاتہم کو صرف ایک مجلس پڑھنے کے لئے اصرار کیا۔ باوجود عدیم الفرصتی کے قبلہ و کعبہ دام ظلہ صبح کی ٹرین سے روانہ ہوئے اور شب کو وہاں ایک تبلیغی تقریر کی۔ جلسہ میں سنی شیعہ بلا امتیاز سب شریک ہوئے۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد۔ گجرات (پنجاب)۔ جلالپور جٹاں۔ مدینہ۔ رسول پور۔ رسول نگر وغیرہ مقامات سے لوگ بکثرت تشریف لاکر شریک مجلس ہوئے اور آخر میں مصائب کربلا پر اس قدر رقت ہوئی کہ لوگ گھنٹوں روتے رہے۔ مخالفین تقریر سے بے حد متاثر ہوئے۔

ضلع مظفرنگر میں پنجاب شیعہ مشن لاہور کا تبلیغی دورہ

موضع گکرولی ضلع مظفرنگر میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ وہاں شیعوں کی تعداد بہت معقول ہے اور سادات بارہہ وہاں بکثرت آباد ہیں۔ چند سال سے عالی جناب السید صغیر حسن صاحب رئیس گکرولی مجالس اربعین کا ایک عشرہ قائم کرتے ہیں۔ امسال بھی سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام شمس العلماء علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ کو دعوت دی گئی۔ عدیم الفرصتی کی وجہ جناب قبلہ نے دو مجلسوں کا پڑھنا منظور فرمایا۔ اور حسب وعدہ ۱۷و۱۸ صفر المظفر کو ممدوح نے وہ معرکتہ الآراء دو مجلسیں پڑھیں کہ ہمیشہ کے لئے اس سرزمین میں یادگار رہیں گی تقریباً تمام ضلع مظفرنگر کی مختلف بستیوں سے سادات بارہہ شرکت مجالس وعظ کے لئے گکرولی پہنچ گئے

تھے۔ مجمع قابل دید ہوتا رہا۔ مرحبا اے سادات باہرہ مرحبا ابدکم اللہ وایدکم لمرضاتہ۔

(راقم سید حسین رضوی۔ سکرٹری پنجاب شیعہ مشن لاہور)

شیعیان سندھ ہند و پنجاب کیلئے ناقابل تلافی صدمہ

ہز ہائینس حاجی میر نور محمد خان صاحب آف حیدرآباد سندھ کا انتقال پُر ملال

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

نہایت افسوس اور رنج کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ واقعہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ کو کربلا معلیٰ میں سرکار ہز ہائینس حاجی میر نور محمد خان صاحب نے جو برائے زیارت عتبات عالیات بطرف عراق تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ یکلخت داعی اجل کو لبیک کہا اور فرمانروایان حیدرآباد سندھ میر حسن علی خان صاحب مرحوم وغیرہم کے ہمراہ رواق حضرت سید الشہداء شہنشاہ کرب و بلا علیہ التحیۃ والثناء روحی لہ الفداء میں دفن ہوئے۔ آپ کی ذات بابرکات سے نہ صرف شیعیان سندھ ہی مستفیض ہوتے تھے۔ بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے دور دراز مقامات سے مومنین مستفیض آتے تھے اور اس چشمہ شیریں سے سیراب ہو کر جاتے تھے۔ چونکہ حیدرآباد کراچی کے عین سرراہ واقع ہے۔ اس واسطے زائرین عتبات عالیات کو اس مخیر ہستی سے معقول استفادہ اٹھانے کا موقعہ ملتا تھا۔ ہزارہا سائلین اس آشیانہ فیض کاشانہ پر ہروقت موجود رہتے تھے۔ غرباء و مساکین کو صبح و شام کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ ایسی مخیر ہستی کا راہی جنت ہونا مذہب حقہ کے لئے ناقابل تلافی صدمہ ہے مومنین کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ سے مرحوم کی روح کو شاد فرماویں اور پسماندگان شہزادہ میر محمد بخش خان صاحب بہادر شہزادہ میر علی بخش خان صاحب بہادر کے لئے دعا فرماویں کہ احکم الحاکمین بصدقہ محمد و آل محمد شہزادگان ممدوح کو اپنے مرحوم باپ کے غم میں صبر جمیل عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین

ادائے تعزیت

غرہ ماہ اگست ۱۹۲۷ء کو بوقت ۱۲½ بجے رات حضور شہریار نامدار سرکار ہز ہائینس میر علی نواز خان صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ فرمانروائے ملک خداداد ریاست خیرپور میر سندھ معہ اپنے پرائیویٹ سٹاف کے اسپیشل ٹرین میں رسم فاتحہ خوانی ادا کرنے کے لئے جانب حیدرآباد سندھ تشریف لے گئے اور واقعہ ۸ اگست ۱۹۲۷ء کو صبح کی ٹرین میں واپس رونق افزائے دار السرور ریاست خیرپور ہوئے۔

(مدیر)

ناظرین الہدیٰ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ جواب طلب امور کے لئے ار کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

(منیجر)

تہنیت بجناب مجتہد العصر شمس العلماء حضرت علامہ سید علی الحائری صاحب قبلہ

(از خادم سادات ضیاء الدین ضیا سنی الحنفی مفتی پونچھ)

مامن امن و رضا سید علی الحائری ◆ مخزن جود و سخا سید علی الحائری
آستانش مصدر آثار سلف الصالحین ۔ ◆ ہست زبن انقیا سید علی الحائری
دل بذکر یار دارد و دست با کارش مدام ◆ در عبادت دائما سید علی الحائری
اے نصیر الدین ثانی از وجودت فخر ما ◆ مہر ایقان و ہدیٰ سید علی الحائری
بہر گمرہاں چنیکو ہادی سبیل السلام ◆ در شریعت پیشوا سید علی الحائری
ماہر منقول و معقولات ذو فہم سلیم ◆ پیرواں را رہنما سید علی الحائری

شد عطایش شمس علماء خوش خطاب از گورنمنٹ
آفتاب پُر ضیاء سید علی الحائری

گذارش واقعی

رسالہ اصلاح کی تینتیس سالہ جاں کاہیوں اور ان تھک کوششوں کا صلہ جو آج اسے مل رہا ہے نہایت دل شکن و روح فرسا ہے۔ یہ قوم کے لئے نہایت بدنما و ناموزون بات ہوگی۔ اگر قوم اپنی بے توجہی سے اسے اس حد کو پہنچا دیگی کہ وہ "انقلاب" "زمیندار" اور "النجم" کا جواب اپنی بے مائیگی کی وجہ سے نہ دے سکے گا۔ یاد رہے کہ یہ جو کچھ آجکل ہو رہا ہے اسی رسالہ کی محنت شاقہ و عرق ریزی کا صلہ ہے۔ چند دنوں کے بعد اگر خدانخواستہ رسالہ اصلاح بھی رسالہ الشمس کی طرح آپ کی سرد مہری سے غروب ہوگیا تو قوم کو بعینہ اسی طرح دست تاسف ملنا پڑے گا جیسے آج الشمس کے لئے ملنا پڑتا ہے کہ ایک کی کمی کے لئے بقول مولانا اعجاز الملت جناب اعجاز حسین صاحب قبلہ بدایونی چار چار رسالہ و اخبار سے تخاطب کرنا پڑتا ہے۔ ملاحظہ ہو اخبار دُرِّ نجف سیالکوٹ مجریہ ۸ اگست ۱۹۳۷ء جلد ۷ نمبر ۲۷ ص ۱۲ کالم نمبر ۳۔ مگر پھر بھی کام چلتا نہیں دکھائی دیتا۔ افسوس! بات کیا ہے۔ یہی ہے کہ ایک شخص ایک ہی کام کے لئے خوب موزوں ہوتا ہے۔ اصلاح اس کام کا ماہر ہے۔ ان کی چالوں سے واقف ہے۔ اس کے پاس تیس سالہ تجربہ ہے۔ اس نے ان کی میدان داری خوب دیکھی ہے۔ اسی کی وجہ سے کئی بار ان کی جان کے لالے پڑ گئے۔ اب اسے کمزور دیکھ کر انہوں

نے پھر سر نکالا۔ لہٰذا اسی کو قوی کیجئے۔ قوت دیجئے۔ اوروں کو اور کام کے لئے چھوڑ دیجئے۔ یہ اچھا بھی نہیں معلوم ہوتا کہ ایک النجم کے جواب کے لئے شیعی تمام پرچہ و رسالہ وقف ہو جائیں۔ بھلا یہ کون سی عقل کی بات ہے۔ زمانہ کیا کہتا ہوگا۔ میں تو آج کل جس اخبار یا رسالہ کو دیکھتا ہوں بس وہ سب کا سب النجم کا مناظر معلوم ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ مناسب نہیں تنظیم سے کام لیجئے۔ بس اصلاح کو النجم کے لئے وقف کیجئے۔ اس کی اصلاحی قوت کمزور نہ ہونے دیجئے۔ اسے زیادہ نہیں تو ایک سال کے لئے ایک ہزار نئے خریدار دید یجئے۔ تاکہ وہ پرچہ اپنے پیروں آپ کھڑا ہو جائے۔ اس میں توانائی آجائے۔ چہرہ بحال ہو جائے چمکنے لگے۔ پھر دیکھئے وہ اس عالم انحطاط میں کیا کام کرتا ہے۔ اگر وہ ایسے تمام اہلِ فریب پرچوں و اخباروں کے لبوں پر مہر سکوت نہ لگا دے تو میرا ذمہ۔

گو میں یہ جانتا ہوں کہ میری کتاب "مرقع تحقیقات" کے لئے اب تک پونے تین کروڑ شیعوں میں سے چار سو مجاہد بھی ایسے نہ نکلے جو صرف ۸ ر کا ٹکٹ روانہ کر کے کتاب کو قومی پلیٹ فارم پر دیکھ لیتے۔ دماغ کی بات سامنے آجاتی۔ سالوں کا عرصہ گذر گیا اور اب تک صرف بارہ ۱۲ تیرہ ۱۳ روپے سے زیادہ نہیں ہوئے۔ حالانکہ اسے علماء اعلام پنجاب و لکھنؤ نے پسند فرمایا تقریظیں کہیں تو للعہ روپیہ سالانہ کے چندہ دینے والے کہاں نکلیں گے۔ لیکن پھر بھی میں نے صرف اس خیال سے سمع خراشی کی ہے کہ شیعوں سے غیبت امام علیہ السلام میں جہاد بالسیف ساقط ہے نہ جہاد بالمال۔

لہٰذا اس وقت شیعہ جہاد بالمال کریں۔ دین حق کی حفاظت فرمائیں۔ ان کا فرض اولین یہی ہے۔ اور حسین علیہ السلام نے میدان نینوا میں اس کی تعلیم دی ہے۔ تاسی واجبات سے ہے۔ اگر اس وقت مال سے دریغ کیا گیا تو زمانہ پیروان یزید پلید نہاد سے پُر ہو جائیگا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے مال سے امداد کی جائے۔ تاکہ رسالجات قائم رہیں۔ اخبارات جاری رہیں۔ پمفلٹ چھپیں۔ کتابیں شائع ہوں۔ مدارس چلتے رہیں اور دنیا ان سے فیض اٹھا کر حق و باطل کی تمیز کرتی رہے۔

نہیا کُ ہالی

الحافظ بے شک مجلہ علمیہ اصلاح کی خدمات دینیہ جس قدر قابل عزت ہیں وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ قوم اس کے لاتحصٰے احسانات کو بھول نہیں سکتی۔ یقین کامل ہے کہ اس اپیل کے بعد اصلاح کے لئے ایک ہزار خریدار بہم پہنچانا بفضل خدا ہماری زندہ قوم کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

(مدیر)

فرض عین یہ دو جز کا مختصر رسالہ ہے جس میں فلسفہ شہادت اور عزاداری حضرت سید الشہداء علیہ السلام کو براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے الشیخ المستند والمولی المعتمد سراج الدین بن عیش الشہیر فی الخافقین بالشیخ فدا حسین صاحب دام ظلہ نے تصنیف فرمایا ہے۔ مناسب ہے کہ مومنین اس کی متعدد جلدیں خرید کر مخالفین میں مفت تقسیم کریں اور اہداء خلق کا ثواب عظیم حاصل کریں۔ قیمت ۲ ر ہوگی۔
مینجر صاحب رسالہ الشہید۔ دیال باغ آگرہ سے طلب کریں۔

معجزہ اور ایمانِ صادق

(خادم علم خدام ائمہ طاہرین السید نثار احمد جعفری ٹیلیگراف ماسٹر نارنول ریاست پٹیالہ)

پروردگار عالم عزوجل شانہ نے اپنے ہر نبی و رسول کو معجزے اور اپنے کرامتوں کے حصے عنایت فرمائے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو قدرت خدا سے آگاہ فرما کر اس کے سچے ماننے کی طرف دعوت دیں۔ یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے صاف دلیلیں اور روشن نشانیاں ہیں۔ تاکہ لوگ اس کی قدرت اور اس کے رسول و اولی الامر کی فضیلت اور سچائی کو پہچانیں اور صراط مستقیم اختیار کریں۔ جس کے دل میں ذرا ایمان ہے وہ ضرور حق کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور ضرور معجزے سے سبق حاصل کرتے ہوئے مومن صادق بن جاتا ہے۔ اور جو اس کی قدرتوں اور نشانیوں میں شک کرتا ہے وہ ہمیشہ خسارے ہی میں ہے۔ کبھی ایمان کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اس میں تاویلیں کر کے باطل کرنے اور جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ سحر و جادو انسانی خیال کرتا ہے۔

قَالَ لَهُمْ مُوسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى۔ فَتَنَازَعُوْا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى قَالُوْا اِنْ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيْدَانِ اَنْ يُّخْرِجَاكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان جادوگروں سے جو فرعون نے حضرت موسیٰ کے مقابلے کے لئے جمع کئے تھے۔ کہا۔ اے میری قوم وائے ہو تم پر۔ تم افترا نہ کرو یعنی کہ تم خدا کی قدرت کو جادو کہو اور جادو سے اس کا مقابلہ کرو۔ پس اللہ جڑ سے اکھاڑ دیگا وہ تم کو اور عذاب نازل کر کے اس میں مبتلا کرے تحقیق وہ بے نصیب اور ناامید ہوگا جس نے خدا پر جھوٹ بنایا۔ پھر ان لوگوں نے آپس میں صلاح مشورہ کیا۔ یعنی یہ سوچا کہ موسیٰ کا ایسا ایسا جادوگروں کا سا نہیں ہے لیکن انہوں نے یہ خیال اپنے دل میں چھپائے رکھا اور کہا۔ کہ اگر یہ ہم پر غالب آگیا تو ہم اس کی پیروی کرینگے مگر فرعون نے جب یہ معلوم کیا اور دریافت کیا کہ یہ کیا کیا کہتے ہیں۔ تو وہ جادوگر پلٹا کھا گئے اور کہنے لگے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ اور ہارون دونوں جادوگر ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ فرمان الٰہی کو ملاحظہ فرماویں کہ جس وقت حضور سرور کائنات معجزہ شق القمر دکھایا تو ابو جہل نے کہا کہ یہ وہ جادو ہے جو تمام جہانوں میں پہنچ گیا۔ اس پر خدائے عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ ہم دکھلائیں گے اپنے قدرت کی نشانیاں تمام جہان میں تاکہ ان پر ظاہر ہو کہ رسول ہمارا برحق ہے۔

کیا وہ لوگ جو آئے دن حسین علیہ السلام کے ذکر مبارک کو روکنے اور بند کرنے کی اپنے امکان اور طاقت سے زیادہ کوششیں کرتے ہیں واقعہ کراری و معجزہ بلہرہ وغیرہ سے متاثر ہو کر اپنے ان افعال پر شرمندہ و نادم ہو کر سبق حاصل کریں گے۔ اگر وہ واقعی راہ صداقت اور صراط مستقیم اختیار کریں۔ تو ایمان کا جلوہ انکے

دلوں میں کچھ ابھی روشن ہے۔ مگر نہیں۔ وہ تو ان کے دلوں سے بالکل ہی گُل ہوگیا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں۔ جن کو یہ شغل ہاتھ لگا ہوا ہے۔ اور خدا کی نشانیوں کو مانند جادوگران فرعون وابوجہل ایک بے بنیاد جادو خیال کرتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ اور جن کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے۔ ان کے لئے ہزار معجزے لاکھ روشن دلیلیں ونشانیاں بھی وہ ہی اثر رکھتے ہیں۔ جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کے لئے تھیں۔ صراط مستقیم تلاش کر کے اختیار کر بھی کیسے سکتے ہیں۔ جب کہ بنیاد ایسی مستحکم ڈالی جا چکی ہو۔ جن کا ہلنا کارے وارد۔ یہ تو اسی میدان میں راہ صداقت حاصل نہ کرنے کی جہت سے کف افسوس ملیں گے جہاں پھر کچھ حاصل نہ ہوگا۔

جن لوگوں نے حسین علیہ السلام کو آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ اور کھڑا ہوا استغاثہ فرماتے پایا۔ ان کو معلوم تھا۔ کہ یہ وہی حسین رسول اللہ کا آرام وچین وعلی وفاطمہ کا راج دُلارا ہے۔ جو کاندھے رسول پر سوار رہے۔ رسول اللہ کی زبان اقدس چوسی ہے۔ آغوش رسول میں ہمیشہ رہ کر پرورش پائی ہے۔ مگر کربلا میں اس کے منزل ومراتب معجزے واعجاز اپنے آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی حسین کو واجب القتل خیال کرتے تھے۔ حسینؑ نہیں ورنہ یزید اب بھی بہت ہیں یہ انہی لوگوں کے بھائی بند ہیں۔

ہزاروں کتابیں اس وقت کے واقعات اعجاز وکرامتِ امام سے پُر ہیں اور تصدیق کر رہی ہیں۔ عبد اللہ بن حصین الازدی و بن حوزہ وغیرہ وغیرہ کے واقعات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ان پر بے ادبی وگستاخی امام علیہ السلام کی وجہ سے کیا گذری۔ عبداللہ بن حصین کس طرح پانی کی ایک ایک مشک پی جاتا ہے۔ اور پھر قے کر دیتا تھا۔ پھر پانی پیتا تھا اور پھر قے کرتا تھا اور ہرگز اس کی سیری نہیں ہوتی تھی۔ اخیر مر گیا۔ اور ابن حوزہ کا گھوڑا کس کی دعا پر بگڑا رکاب میں وہ کس طرح الجھا۔ ران وقدم اس کے کس طرح جدا ہو کر جہنم رسید ہوا وغیرہ وغیرہ۔

کیا حسینی خونی منظر کی یادگار مٹانے والے آج کل کی متواتر کرامتوں معجزوں وقدرتی آثاروں کو جو حسینؑ کی یادگاروں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بند کر سکتے اور مٹا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ شان اور طاقت من اللہ ہے۔ ان کو چاہیئے کہ تعصب کو ہٹا کر اب بھی سمجھیں۔ اپنے ان خبطوں سے باز آئیں ورنہ خوب سوچ لیں کہ صراط مستقیم سے بھٹک کر ان کا حشر ویسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ ان لوگوں کا جنہوں نے خدا کی روشن دلیلوں وحجتوں کو جھٹلایا۔ اور اس کے رسول وپیغمبر کی رسالت میں شک کیا۔ آہا۔ کیسا شک وہ شک جس سے بزرگ کبھی پہلے نہیں ہوا تھا۔ چھوٹے موٹے تو بہت ہوتے رہے!

وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا وَاِذْ قُلْنَا اِنَّ لَہٗ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ط وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ ۔

قارئین کرام! مضمون کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے مضمون غلط چھپ جاتا ہے۔

(مدیر)

النجم کی کسوٹی
ایمان بالقرآن

(نمبر ۴ بسلسلہ گذشتہ)

مدیر۔ اچھا یہاں سے آپ یہ ثابت کر دیجئے کہ ائمہ علیہم السلام ..... زیادتی کے قائل نہ تھے ناظرین ملت اور فراز شکوری کو ملاحظہ فرماتے جاویں۔

میں۔ یہ کون بڑی بات ہے ..... ابھی ابھی ناچیز علی ہی پیش کر چکا ہے۔ جس میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر تم لوگوں نے اس قرآن کو جسے عثمان نے لکھا ہے پڑھا تو تم لوگ دوزخ کی آگ سے بچو گے اور جنت میں داخل ہو گے آہ اس ارشاد امام عالی مقام سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت علیہ السلام زیادتی کے قائل نہ تھے ورنہ وہ ہرگز یہ نہ فرماتے کہ تم لوگ اس قرآن کی پیروی کرو پیرا دو رسی بھی علامہ طبرسی تفسیر مجمع البیان میں رقمطراز ہیں کہ قرآن مجید میں زیادتی کا ہونا بالاجماع باطل اور غلط ہے" اس عبارت میں تصریح ہے اس بات کی کہ ہمارے ائمہ علیہم السلام ہرگز قرآن موجودہ میں زیادتی کے قائل نہ تھے۔

مدیر۔ یہ کیونکر وہاں تو اتفاق علماء دکھایا گیا ہے۔

میں۔ ہاں یہی ہے ..... آپ ہمارے مذہب کے فن سے تو واقف نہیں ہیں ..... پھر نہ معلوم آپ کو مناظرہ کرنے پر کون آمادہ کرتا ہے ..... دیکھئے اجماع اور اتفاق میں فرق ہے۔ اجماع اسے کہتے ہیں جس میں معصومین بھی شریک ہوں ..... اب سمجھے آپ۔ علامہ طبرسی نے جو لکھا ہے کہ عقیدۂ زیادتی بالاجماع غلط ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے ائمہ بھی زیادتی کے منکر تھے۔ (مولانا یہ ہمارا دوسرا اعلیٰ جواب ہے)

مدیر۔ اخبار درنجف میں آپ نے لکھ رکھا ہے کہ نہ معلوم تنبیہ الحائرین میں اس حقیقت بے حقیقت کو کہاں پر ثابت کیا ہے۔ جو النجم میں لکھا اور عیرہ وغیرہ ..... تو ملاحظہ ہو یہ تنبیہ الحائرین موجود ہے ..... اسے دیکھئے یہ ثابت کیا ہے۔

میں۔ ہاں جی ..... میں خوب دیکھ چکا ہوں ..... میں اس کو ثبوت ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ محض مجذوب کی بڑ ہے۔ (جس کا سلسلہ شروع صفحہ سے لیکر آخر صفحہ تک برابر جاری ہے) اور عجب یہ ہے علامہ طبرسی ہیں جنہوں نے تفسیر مجمع البیان میں لکھا ہے کہ شیعوں کے نزدیک زیادتی کا عقیدہ تو بالاجماع باطل ہے۔ پھر آپ ہی فرماویں اگر یہ روایت جو جناب پیش کرتے ہیں غلط نہ ہوتی تو علامہ موصوف ہرگز اپنا یہ قول تحریر نہ فرماتے۔ دیکھئے عنقریب میں تنبیہ الغافلین در رد تنبیہ الحائرین لکھنے والا ہوں ..... منتظر رہئے۔

مدیر۔ بہرحال اب میں رخصت ہوتا ہوں کل مجھے باہر جانا ہے یہ کہہ کر دفتر سے تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

تنبیہ المریدین

(احقر العباد :- ہمایوں مرزا از کلکتہ)

ایہا الناظرین با تمکین! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایڈیٹر رسالہ النجم (جس کی خیانت اور ابلہ فریبی بخوبی واضح و آشکار ہے) نے اب یہ چال.... اختیار کر لی ہے کہ جب کسی شیعہ مناظر کا مقابلہ نہیں کر پاتا ہے تو فوراً یہ کہ دیتا ہے کہ میں اس (مناظر) سے کیا بحث کروں۔ کسی قابل.... مجتہد کو لاؤ.. چنانچہ اثنائے گفتگو میں جب میں نے یہ بات کہی کہ مولانا.... آپ ہماری اور مولوی اعجاز حسین صاحب کے مضامین کا جواب کیوں نہیں دیتے.... تو حضرت بہت برہم ہوئے..... فرمانے لگے آپ تو خود کسی مجتہد سے پوچھ پوچھ کر لکھتے ہونگے یا اپنا مضمون قبلہ وکعبہ مولوی سبط حسن سے لکھوا کر چھپواتے ہونگے۔ جن کے کہ آپ شاگرد ہیں۔ یہی حالت مولوی اعجاز حسن کی ہے۔.... اس کے مضامین درحقیقت مولوی نجم الحسن صاحب قبلہ کے مضامین ہوتے ہیں.... آہ.... اس پر میں نے محض اسی قدر.... دریافت کیا کہ "جناب کو کیا علم غیب ہے، حضور نے یہ کہاں سے معلوم کر لیا کہ میں مولوی سبط حسن صاحب سے پوچھ پوچھ کر مضمون نگاری کرتا ہوں اور اعجاز حسن صاحب کے مضامین درحقیقت مولانا نجم الحسن صاحب قبلہ کے مضامین ہوتے ہیں.... (جواب میں فرماتے ہیں)

مدیر - ارے اس کو تو زمانہ جانتا ہے۔

چیلے - اجی.... ہمیں کو معلوم ہے۔ اعجاز حسن صاحب نے جتنے مضامین لکھے ہیں وہ سب مولوی نجم الحسن (صاحب) سے پوچھ پوچھ کر لکھے ہیں۔ یہ دراصل مجتہد صاحب ہی کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔

یہ کہ کر پیرجی مع مریدین اُٹھ کھڑے ہوئے اور مسجد کی جانب روانہ ہوئے.... اثنائے راہ میں میں نے ان کی تمامی خرافات مذکورہ بالا کا جواب بالتفصیل دیدیا اور مدرسہ واپس چلا گیا۔

تنبیہ (الخبیر).... اب میں پھر کہتا ہوں کہ اے ہا ہو! شیعوں کا بچہ بچہ تمہارے پیران پیر پر حاوی ہے نہ معلوم تم عبداللہ شکور صاحب کو کیا سمجھتے ہو.... بھلا ہم ان کے مقابلہ میں اپنا مجتہد پیش کریں۔ لاحول ولا قوۃ۔ دیکھو جب ہم ایسے ان کی (مولوی صاحب کی) گردن دبانے کو مستعد ہیں تو پھر مجتہدین کا کیا تذکرہ۔ تم اپنے امام سے کہو کہ پہلے وہ اپنے کو ہمارے سامنے کامیاب ثابت کریں۔ تب کہیں ہم سے اجتہاد کی شکل دیکھنے کی درخواست کریں.... اور یہ تو مولوی صاحب کا.... افترائے عظیم ہے کہ ہم حضرت صدر الواعظین مولانا سبط حسن صاحب قبلہ سے پوچھ پوچھ کر مضامین لکھتے ہیں۔ سنو! ہم تمہاری طرح نہ تو کسی کے مرید ہیں اور نہ ہمارا کوئی پیر ہے۔ درحقیقت ہماری کتب مقدسہ میں اتنی قدرت ہے۔ کہ ہم ان کے شاگرد بنکر تمہارے مذہب کے بڑے سے بڑے پیر اور خلیفہ کو زیر کر سکتے ہیں۔ ہاں اور اگر بالفرض ہم مولانا سبط حسن ہی کے شاگرد ہیں اور انہیں سے پوچھ پوچھ کر مضمون نگاری کرتے ہیں اور تمہاری خرافات کا ازالہ کرتے ہیں۔ تو یہ تو بتائیے آپ پھر جواب کیوں نہیں مرحمت فرماتے۔ حضرت تو ان کے مضامین کی رد میں قلم

ٹھانا فرض اولین سمجھتے ہیں؟ یہ میرا سوال ہے جس کا جواب ایمن جانتا ہوں آپ ہرگز نہیں دے سکتے اور ...
سے آپ کی بددیانتی ظاہر ہے۔

اعلان آخر میں ہم مدیر النجم اور تمامی مریدین سے پھر کہتے ہیں کہ اگر تمہیں جلالت وعظمت مذہب حقہ دیکھنا منظور ہو تو . . . . اپنے قبلہ جی کو باہر نکالو اور اکیلے میں یا سب کے سامنے جس طرح ہو سکے تم ہم سے مناظرہ کرلو۔ جب کہ ہمارے پاس نہ تو مولوی سبط حسن صاحب ہونگے اور نہ کوئی مجتہد ہوگا . . . . پھر تم کو معلوم ہو جاوے گا کہ شیعوں کا بچہ بچہ تمہارے پیران پیر تک کو دم بھر میں چپ کر سکتا ہے۔

شہادت جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام پر رونا چاہیئے یا خوش ہونا چاہیئے

(نمبر ۲۔ گذشتہ سے پیوستہ)

(از نواب علی رضا خان صاحب قزلباش۔ نمبر ۱۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور)

کیا یہ بات رنج وغم میں مبتلا کرنیوالی نہیں ہے کہ حسین جیسی بزرگ ہستی کو مدینہ منورہ سے خطوط بھیجکر اور دعوت دیکر کوفہ بلوایا جاوے۔ اور ابھی حسین علیہ السلام کوفہ تک نہ پہنچے۔ راستہ ہی میں ہو فوج یزید سے مل کر حسین علیہ السلام کا مقابلہ کیا جاوے۔ کیا دنیا کے کسی مذہب وملت میں کسی شخص کو دہوکا دینا روا ہے چہ جائیکہ امام حسین علیہ السلام جیسی پاک دائمی ہستی کو جو کہ زہد وتقویٰ اور عبادات میں ایک فرد ہو دہوکا دیا جاوے۔ اور وہ لوگ تمام کے تمام اپنے آپ کو نانا کی امت کہیں۔ کیا جناب سید الشہداء کا یہی قصور تھا کہ وہ اہل دنیا کو راہ راست پر چلنے اور نیکی کرنے کی ہدایت کرتا تھا اور برائیوں سے بچنے کی نصیحت کرتا تھا۔ دنیا کے تمام مذاہب علاوہ مسلمانوں کے کوئی بھی جناب امام حسین علیہ السلام کا کسی قسم کا قصور ثابت نہیں کر سکتے کہ جس کی وجہ سے آپ پر یہ ظلم وستم ہوئے۔ دنیا میں ہزارہا قسم کے ظلم وستم ہوئے ہیں اور ہورہے ہیں مگر اس قسم کا ظلم آج تک نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ شارع مقدس نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ اگر تم کسی حلال جانور کو ذبح کرنا چاہو تو ذبح کرنے سے پہلے اس کو پانی پلالو اور تب ذبح کرو جب حیوان کے لئے یہ تاکید ہے تو ایک بے گناہ کو جس کا کسی مذہب وملت میں قتل کرنا روا نہیں ہے۔ پیاسا مارنا کب جائز ہو سکتا ہے عیسائی کافر کہلا کر مسلمان کردند

میں تعجب کرتا ہوں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کو مسلمان اپنے ہادیٔ دین کا نواسہ تسلیم کریں اور وہ بے گناہ تین دن کا بھوکا پیاسا نماز پڑہتا ہوا سجدہ کی حالت میں اپنی بھوکی پیاسی قلیل فوج کو اپنے سامنے قتل کرتا ہوا دیکھ کر جس میں بھائی بھتیجے۔ بھانجے۔ بیٹے اور یار و انصار ہوں مسلمانوں کے ہاتھوں سے ذبح ہو۔ اور پھر بھی کسی قسم کا ہیجان ورنج پیدا نہ ہو۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ غم کرنا یا غم کی بات سننی یا غم کی مجلس میں شریک

ہونا جائز نہیں ہے۔ وہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ کیونکہ کسی شخص کو اس کی فطرت کے خلاف رونا خلاف عقل ہے نہیں ہم تو خلاف مذہب کا ارتکاب نہیں اور نہ ہی مذہب کسی کو اس کی فطرت کے خلاف حکم دیسکتا ہے۔ ادھر تو پروردگار عالم انسان کی فطرت میں رونا اور خوش ہونا خلق کرتا ہے۔ اور ادھر انسان کو ان باتوں سے روکتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ معاذ اللہ خدا بھی جابر اور ظالم ہے۔ نہیں بالکل نہیں خداوند عالم کسی پر ظلم و جبر نہیں کرتا۔ کیا یہ بات جناب سید الشہدا کی دل کو ہلا دینے والی نہیں ہے۔ کہ فوج اعدا میں کھڑا ہو۔ اور پکار پکار کر کہے کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے۔ اس کے جواب میں مسلمانوں کی فوج جن میں حافظ قرآن بھی ہوں بجائے جواب کے تیر ماریں۔ اگر حسینؑ پانی طلب کرے تو پانی کی بجائے بھی تیروں سے سیراب کریں۔ جس حالت میں کہ حسینؑ یہ کہے کہ اے فوج مجھکو بتلاؤ کہ میرا کیا قصور ہے۔ اگر تمہارے خیال میں میں قصوروار رہوں تو میری اہلبیت نے جن میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں کیا قصور کیا ہے۔ اگر تم مجھکو پانی دینا نہیں چاہتے تو تم خود ان معصوم بچوں کو اپنے ہاتھ سے پانی پلا دو۔ کیونکہ وہ پیاس سے ہلاک ہو رہے ہیں تم خدا کو کل کیا جواب دوگے اس کے جواب میں یزید ملعون کی فوج کہتی ہے نہ تم کو اور نہ تمہارے بچوں کو پانی دیا جاویگا خواہ تم سب ہلاک ہو جاؤ جب تک کہ تم یزید کی بیعت نہ کرلو کیا یہ بات دل کو غم میں مبتلا کرنے والی نہیں ہے۔ کہ حسینؑ کون حسین جس کو رسول کے کندھوں پر رسول کے کلمہ پڑھنے والوں نے سوار اور ہر قسم کے ناز اٹھاتے ہوئے دیکھا ہو۔ وہ انہیں مسلمانوں کی فوج میں کھڑا ہو اور اس کے دونوں ہاتھوں پر ایک چھ مہینے کا بچہ ہو اور یہ کہ رہا ہو کہ اگر میں تمہاری نگاہوں میں گنہگار ہوں تو اس چھوٹے سے بچے نے تمہارا کیا گناہ کیا ہے۔ تم خود اپنے ہاتھ سے اس کو پانی پلاؤ یہ پیاس کے مارے تڑپ رہا ہے۔ اس کے جواب میں فوج یزید سے حرملہ ایک ایسا تیر مارتا ہے کہ بچے کے گلے کو چھید کر حسینؑ کے بازو میں گڑھ جاتا ہے۔ کیا حسینؑ کے پانی مانگنے کا یہی نتیجہ ہوسکتا ہے کیا اس بات سے کلیجہ منہ کو نہیں آجاتا ہم شکل پیغمبر شہزادہ علی اکبر جن کی عمر اس وقت صرف اٹھارہ سال کی تھی اپنے باپ کی مدد کے لئے میدان کارزار میں آتا ہے اور جنگ کرنے کے بعد شہید ہو جاتا ہے۔ اُس وقت جناب سید الشہدا کا کیا حال ہوا ہوگا کہ اس کے سامنے اس کے جوان بچے کو فوج اعدا ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہے اور وہ دیکھ رہا ہے۔ اور وہ دیکھ رہا ہے اور سوائے ذکر الٰہی کے زبان پر کچھ نہیں لاتا۔ ان مسلمانوں کو اگر حسین علیہ السلام کا کچھ لحاظ نہ تھا تو ان کو اس بات پر شرم کرنی چاہیئے تھی کہ شہزادہ علی اکبرؑ ہم شکل نبیؐ تو ہے اور آج اس نبی کی مجسم تصویر جس کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ ہمارے سامنے بھوکی پیاسی کھڑی ہے۔ آؤ اس سے قتال تو نہ کریں اور تھوڑا سا پانی دیدیں۔ ان مسلمانوں کو تو نبی سے شرم نہ آئی۔ دنیا میں قاعدہ ہے کہ اگر کسی چیز کو کسی متبرک چیز سے تشبیہ دیویں تو لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ چہ جائیکہ ہم شکل نبی سامنے آجاوے اور اس کی عزت نہ کی جاوے اور بجائے عزت کرنے کے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے کیا دنیا میں اس ظلم سے بڑھکر اور کوئی ظلم ہوسکتا ہے کہ جناب سید الشہدا کے بدن اقدس کو جو تیروں۔ تلواروں اور نیزوں سے بعد شہادت گھوڑوں کے سموں سے روندا جائے اور اس بات کا ذرا بھی خیال نہ آوے کہ ہم کس بدن کیساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ یہ وہ بدن ہے کہ جس کو فاطمۃ الزہراء دختر نبی آخر الزمان نے چکی پیس پیس کر کن مشقتوں

سے پالا ہو۔

دنیا میں لاکھوں لڑائیاں ہوئی ہیں۔ یہ کسی لڑائی میں نہیں دیکھا گیا کہ اگر فوج کا سردار مارا گیا ہو تو اس کے گھر کو لوٹ لیا اور جلا دیا ہو اور اس کی عورتوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو ذلت و خواری سے بے چادر در بازاروں میں پھرایا ہو یہ صرف حسین کی اہلبیت اور اس کے بچوں کے ساتھ سلوک کیا گیا تھا۔

میں اس مضمون کو یہیں پر ختم کرتا ہوں اور صرف اس بات کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ غم کے موقع پر غمی اور خوشی کے موقع پر خوشی کرنی چاہئے۔ غم کے حالات تو جس قدر اس مضمون میں آسکتے تھے درج کر چکا ہوں اب صرف یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ خوشی کے موقع پر ضرور خوشی کرنی چاہئے۔ ہاں خوشی کرنے کا کون سا موقع ہے وہ ولادت جناب سید الشہداء ہے کیونکہ ہم کو خداوند عالم کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرنی چاہئے کہ اس نے ہم کو وہ زبردست ہستی عطا کی کہ جس نے اپنی اور اپنے بچوں وغیرہ کا خون بہا کر دین اسلام کو جو اسی وقت ضائع ہو چکا تھا دوبارہ قائم کیا اور وہ مرتبہ حاصل کیا کہ کسی کو نہیں مل سکتا۔ اس موقع پر یعنی ولادت جناب سید الشہداء پر جتنی بھی خوشی کی جاوے کم ہے یہ نہ کیا جاوے کہ روز عاشورہ خوشی کی جاوے اور خوشی کے موقع پر یعنی ولادت کے وقت غمی کی جاوے۔ کیونکہ دونوں باتیں خلاف فطرت اور خلاف عقل ہیں فقط

حق و باطل

(نمبر ۲۔ بسلسلہ گذشتہ)

مذہب کی قوت نہایت عجیب و غریب ہے۔ کوئی قوم۔ کوئی فرقہ۔ کوئی گروہ اور کوئی ملک اس سے خالی نظر نہیں آتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ ماضی و حال دونوں میں اس کالوہا مانا گیا ہے۔ اور آئندہ بھی مانا جائیگا مہد سے لحد تک مذہب ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ ہماری رفتار و گفتار۔ ہمارے طور و طریق مختصر یہ کہ ہماری ساری زندگی اس کے زیر ہدایت ہے۔

دنیا میں داخل ہونے پر ہمارا استقبال کرتا ہے اور جب ہم اپنے ایام مقررہ کے بعد اگلے جہان کو رخصت ہوتے ہیں تو یہ ہمارے ساتھ رخصت ہو جاتا ہے۔

اس کی تحریک سے قوم و فرقوں میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی شرارت سے ان کے درمیان نفاق اور تفرقہ پڑتا ہے۔ اس کے اشارے سے سلطنتیں بنتی ہیں بگڑتی ہیں۔ یہ کبھی اقبال مند بناتا ہے کبھی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ کہیں وحشیانہ برتاؤ روا رکھتا ہے۔ کہیں ناپاک۔ مذموم اور مضر دستوروں کو پروانگی دیتا ہے۔ کبھی مردانگی اور شجاعت کے کارناموں کا محرک ہوتا ہے۔ کہیں بندگان خدا کا خون ناحق کرتا ہے۔ کہیں شور و شر کا ظلم اٹھاتا ہے۔

غرض کہاں تک بیان کیا جائے۔ مذہب کے عجیب کرشمے ہیں مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ درحقیقت مذہب کیا

شے ہے اور اس کے یہ متضاد کرشمے کیوں ہیں ؟

کتابیں کہتی ہیں کہ " وضع الٰہی ہے ۔ ذوی العقول کے لئے ہے تاکہ وہ اسے اپنی حالت کی اصلاح اور انجام کی فلاح کے لئے اختیار کریں اور خدا کے نزدیک دین یا مذہب اسلام ہے ۔" ان الدین عند اللہ الاسلام " کے کلام بلاغت نظام سے بھی یہی مستنبط ہے تو پھر اسلام میں یہ متضاد صورتیں کیوں پیدا ہوئیں اور ہوتی ہیں جس کی تاریخ شاہد ہے ۔ واقعات گواہ ہیں ۔ غور کرنے سے اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ متضاد صورتیں صرف حق و باطل کی تمیز نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی ہیں اور پیدا ہونگی اور اسی حق و باطل کی عدم تمیز نے اسلام کے دو راستہ حقیقی و غیر حقیقی کر رکھے اور تمام واقعات ماضیہ اسی کی تحقیق و عدم تحقیق کی وجہ سے واقع ہوئے مثلاً حسین علیہ السلام کا سنہ ۶۱ھ کا خونی واقعہ جو کہ دنیا میں اپنی نظیر آپ ہے حالانکہ ظاہر دیکھنے میں دونوں دین اسلام کے پیرو تھے ۔ مگر ایک اسلام حقیقی کا والہ و شیدا تھا ۔ دوسرا اسلام غیر حقیقی کا دیوانہ و مجنون تھا اور حقیقتاً بھی اس کی تمیز ہر زمانہ میں مشکل رہی ۔ گو اس کی تحقیق و تصدیق کا نہایت آسان طریقہ بتایا گیا اور آس محکم و مضبوط کتاب میں جس کی مثل و نظیر دنیا میں آج تک کوئی کتاب نہیں ہے ۔ یہ صاف صاف کہہ دیا گیا کہ " ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموات والارض ..... " یعنی اگر حق پیروی کرتا ان کی خواہشوں کی تو ہر آئینہ فاسد ہو جاتے زمین و آسمان اور وہ لوگ جو ان زمینوں اور آسمانوں کے درمیان آباد ہیں " جس کا عام مطلب یہ ہے کہ حق وہی ہوگا جو کہ ہوا کا پیرو نہ ہوگا ۔ اگر ہوا کا پیرو ہوگا تو نظام عالم میں ابتری ہو جائیگی اور اہل عالم فاسد ہو جائیں گے مگر پھر بھی ہوائے فساد عالم میں چلتی ہی رہی ۔ اور لوگ دھوکا کھاتے ہی رہے اور کھاتے جاتے ہیں ۔

حالانکہ فساد ایسی چیز ہے کہ اول اول جو اس فساد عظیم کا مصدر بنا ۔ اس کی ایک طویل زمانہ کی عبادت خاک میں مل گئی ۔ وہ راندہ درگاہ باری تعالیٰ ہو گیا مستحق لعن بنا دیا گیا ۔ اور اس قدر فاسد ہو گیا کہ جس چیز کو چھو جاتا ہے وہ بھی فاسد ہو جاتا ہے ۔ جیسا کہ علت حضرت آدم علی نبینا کے قصہ سے ثابت ہوتا ہے ۔

چنانچہ اس کی تعلیم کے کہ اس فاسد کل کا اثر نہ ہو ۔ مخلوق گمراہ نہ ہو ۔ لوگ حق کو چھوڑ کر باطل پرست نہ ہو جائیں ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار ایسے مصلح بھیجے گئے جن پر اس کا قابو نہ تھا ۔ اثر نہ تھا ۔ وے آئے اور اوامر باطلہ کے درمیان رہکر " انی اعلم ما لا تعلمون " کی تحقیق و تصدیق کرکے چلے گئے اور جاتے وقت دنیا میں ایسے مصلح قوم جانشین چھوڑ گئے جو تا قیام قیامت یکے بعد دیگرے دین حق کی حفاظت کرتے رہے ۔ اور کرتے رہینگے ۔

ان کی اصلاحی و تعلیمی صورت میں دنیا کی تمام وہ اشیاء جو حق کی آئتیں اور نشانیاں تھیں مظہر قدس مثبت جلال تھیں ان کی مطیع بنی رہیں اور ان کا بھی وہی آئتیں و نشانیاں ثابت ہوتی ہیں چنانچہ جب چاہا ان خدائی آیتوں اور نشانیوں سے کام لیا ۔ بنایا ۔ بگاڑا ۔ ہٹایا ۔ کھسکایا ۔ بلایا ۔ رخصت کیا مگر نظام عالم میں ذرا بھی فتور واقع نہ ہوا ۔ پس اگر بہ کمال اتحاد خالق و مخلوق و اتباع للحق نہ تھا تو اور کیا تھا جناب رسالتمآب صلعم کی انگلی کے ایک اشارے سے بدر کامل شق ہوا ۔ لوگوں نے دیکھا ۔ جن کے قلوب میں عیب

وشک رہا رفع ہوا - اور انہیں یہ بات معلوم ہوگئی کہ بے شک خدا و رسول کی آیتیں اور نشانیاں ایک ہی ہیں انہیں چاند کے ٹکڑے نے بتا دیا کہ اس میں خدا کی بھی آیت ہیں۔ اس میں رسول کے رسول ہونے کی بھی آیت ہیں اور جو رسول کی آیت ہے اس میں آیت خدا بھی موجود ہے۔ ورنہ اگر خدا نہ تھا تو بدر کامل کو کس نے شق کیا اور اگر رسول نہ تھے تو کیوں ان کے اشارت سے یہ بدر کامل شق ہوا۔ ہمارے اشارے سے تو نہیں ہوتا۔ پس یہی اتباع حق تھا کہ جس سے صلاح سما و اہل سما و صلاح ارض و اہل ارض سب ہو گیا۔

یوں ہی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لئے آفتاب نے رجعت کی اور ایک ذرہ برابر بھی نظام عالم میں تغیر واقع نہ ہوا۔ دیکھئے۔ دیکھئے یہ اتنی بڑی آیت جلیہ و منقبت علیہ تھی کہ کسی طرح چھپ نہ سکتی تھی یعنی یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ چیز جو خلعت ضیائے ذوالجلال سے مزین ہو غروب ہونے کے بعد پھر مغرب سے مشرق کو لوٹے اور لوگ نہ جان سکیں جبکہ اس کا کام ہی اندھوں کو تنبیر کرنا اور تاریکی دنیا کو دور کرنا ہے۔

رہی روایت اس کا سلسلہ اس کی شعاعوں سے بھی زیادہ منیر و روشن ہے۔

چنانچہ ابن مغاذلی و موفق ابن خارزمی ان سب نے روایت کی ہے کہ اسما بنت عمیس کہتی ہیں۔ کہ خداوند عالم نے اپنے رسول پر وحی فرمائی۔ پس حضرت پر ایک غنودگی طاری ہوئی۔ امیرالمومنین علی ابن ابیطالب نے اپنا دامن حضرت پر اوڑھا دیا۔ تا اینکہ آفتاب غروب ہو گیا۔ جب آپ کو اس غنودگی سے افاقہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یا علی تم نے نماز عصر پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ یا رسول میں آپ کی خدمت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکا۔ اس وقت جناب رسالت مآب صلعم نے درگاہ باری میں دعا کی کہ خداوندا! آفتاب کو علی ابن ابی طالب کے لئے پھیر دے۔ تا کہ وہ نماز عصر اس کے وقت میں ادا کریں۔ اسما کہتی ہیں کہ بمجرد آپ کی دعا کے آفتاب نے رجوع کی حتیٰ کہ اس کی شعاعیں میری گود تک پہنچیں۔ اور کتاب ارشاد میں بھی قریب قریب یونہی مذکور ہے۔

یہ واقعہ دیکھکر حسان ابن ثابت نے جو اشعار نظم فرمائے ہیں ان کا ماحصل یہ ہے۔ " اے میری قوم انصاف کر بھلا علی ابن ابی طالب کی مثل کون ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے آفتاب غروب ہو کر پلٹ آیا۔ اور علی تو رسول اللہ کے داماد بھی اور بھائی بھی ہیں۔ پھر بھائی کے مقابلہ میں بھائی کہاں ہو سکتا ہے ؟ "

پس یہ اتباع للحق تھا کہ آفتاب منزل پہ پہنچ کے بلکہ اس سے آگے بڑھکر پلٹا اور یہی وجہ تھی۔ ان اعیان الی الحق کی گود کے پلے ہوئے حسینؑ نے یزید علیہ اللعن کی بیعت نہیں کی اور اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ میری بیعت تو دراصل قرآن کی بیعت ہو گی۔ رسول کی بیعت ہو گی۔ علی کی بیعت ہو گی اور اس حقیقی اسلام کی بیعت ہو گی جس کی تعلیم و تلقین کے لئے قرآن آیا۔ رسول مبعوث برسالت ہوئے۔ علی نے وصایت پائی حسنؑ نے نیابت کی اور میں داعی الی الحق ٹھہرا۔ اور جب قرآن و رسول بیعت کرنے کے لئے نہیں آئے بیعت لینے کے لئے آئے جیسا کہ سنہ ۶ھ میں واقعہ ہوا کہ پہلی بیعت بیعت الرضوان کے نام سے اور دوسری بیعت بیعت رجال و نساء کی واقع ہوئی تو پھر اس کے کیا معنی کہ آج ایک فاسق۔ فاجر و فاسد کی چغلیوں اور تنگیوں کی وجہ سے تنگ آکر جو دیدہ و دانستہ احکام خدا و رسول سے دور رہتے ہے۔ بیعت کر لی

جائے اور اسلام حقیقی کے نام کو دھبہ لگا دیا جائے۔ لہٰذا خواہ گھر لٹے۔ سر کٹے۔ بچے لاوارث ہوں۔ مسند رسول جلے۔ ان کی بہو بیٹیاں اسیر ہوں۔ در در پھریں۔ پیاسوں مریں اور زمانہ اپنے رسول کی نواسیوں کو بے مقنع و چادر سر بازار دیکھے۔ بندیاں ترک و دیلم سے تشبیہہ دے۔ علی ابن الحسین گرفتار ہو۔ طوق و سلاسل پہنے۔ میں اپنے اصحاب وفادار سے ہاتھ دھو دوں۔ اولاد کو رو دوں مگر مجھے آج اس راہ حقیقت و کلمہ اعلائے حق میں سر مو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے بلکہ آج اس عہد شباب میں وہ حقیقت نما ثبوت حق کا دینا چاہیئے کہ زمین نینوا گواہ بن جائے۔ نہر فرات شاہد حال ہو جائے۔ شجر و حجر سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز آنے لگے وحوش و طیور بول اٹھیں جن و انس چلا اٹھیں۔ ہوا فضائے عالم میں پکار آئے کہ بار الٰہا حسین نے وہی کیا جو کہ تیرا حکم تھا۔ اور تیری کتاب میں مرقوم تھا۔ کہ "ولنبلونکم من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین" اور جس کی تعلیم کے لئے تو نے خاتم النبیین کو بھیجا تھا۔ بے شک تیرے اس بندے نے تمام عالم کو دکھلا دیا کہ داعی الی الحق یونہی حق کی طرف بلاتے ہیں اور حق کی حفاظت یوں کرتے ہیں۔ جسے دیکھکر شاعر نے بھی کیا خوب نظم کر رکھا ہے ؎

شاہ ہست حسینؑ پادشاہ است حسینؑ ٭ دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سر داد نہ داد دست در دست یزید ٭ حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

پس یہ حق ہیں اور انہیں کا دین اللہ کے نزدیک سچا اسلام ہے۔ "ان الدین عند اللہ الاسلام" میں اسی اسلام سے مراد لی گئی ہے اور انہیں کی پیروی میں فساد سے مفر ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ٭

("بلدیات" ماہنی)

تقریظات

سلسلۃ الذہب در حالات جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا مصنفہ عالیجناب خان بہادر نواب السید مظفر علی خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست جالسٹہ ضلع مظفر نگر ایک بے مثل اور نایاب کتاب ہے جس میں حالات صحیحہ از ولادت تا وفات سیدہ ممدوحہ بڑی محنت و جانفشانی کیساتھ جمع کئے گئے ہر شیعہ کے پاس اس کتاب کا موجود ہونا ضروری ہے۔ قیمت عہ

گنج مقفل ترجمہ حدیث مفضل مصنفہ جناب خان بہادر ممدوح بھی چھپ گئی ہے جس میں رجعت اور ظہور حضرت حجۃ اللہ الاکبر امام العصر علیہ السلام کے تفصیلی واقعات حضرت امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی جمع کئے گئے ہیں۔ جن سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ مومنین کا کوئی گھر اس تحفہ سے خالی نہ ہونا چاہئے۔ قیمت ۴

دونوں کتابیں ملنے کا پتہ:- جناب مولانا مولوی السید محمد حسین صاحب پیش نماز جالسٹہ ضلع مظفر نگر

شیعی اہتمام

ہندوستان میں شیعی آبادی دو کروڑ سے زائد بتلائی جاتی ہے۔ قوم کا واحد ادارہ آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ ہے۔ کارکنان یتیم خانہ کی حسن خدمات کا دیانت کا تجربہ کافی بہم ہوگیا۔ منتظمین شیعہ کالج جیسی حالت نہیں۔ یتیم خانہ میں تعداد ایتام ایک سو سے زائد جدید درخواستہائے داخلہ کا انبار۔ کارکنان بوجہ عدم گنجائش مکانات داخلہ سے معذور۔ بہ سلسلہ اعانت ایتام کارکنان کی جانب سے اپیلوں کا تانتا در تانتا۔ ختم اپیل کی نوبت نہ آتی۔ وجہ تمام تر یہ ہے شیعی افراد شخصی زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں۔ قومی زندگی کے عادی نہیں۔ قوم و قومیات کسے کہتے ہیں یہ بھی جانتے نہیں۔ حالانکہ ائمہ اطہار جنہیں شیعی افراد اپنا ہادی ہدایت مانتے لپشت مبارک پر لکڑیاں لے جاتے ایتام کو سامان خوراک راتوں رات پہنچاتے۔ ائمہ اطہار کی یہ عملی تعلیم۔ مانا کہ ائمہ اطہار سردار قوم تھے۔ ائمہ اطہار جیسی تکلیف ہم پر نہیں۔ پھر بھی بلحاظ قوم و قومیات پرورش پرداخت ایتام کی ہم پر بہت کچھ تکلیف ہے۔ جس قوم میں اتنی غیرت نہ ہو پرورش پرداخت ایتام خود کر سکے۔ ایتام کو دیگر اقوام کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ اس قوم کو قوم کہنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ ایتام سے غفلت برتنا دیگر اقوام پر چھوڑنا خود کو ضعف پہنچانا ہے۔ خود کی جماعت میں تخفیف کرنا پرورش پرداخت کے بعد ایتام قوم کی ریڑھ قوی بنائیں گے۔ یہ سب کچھ سہی شیعہ قوم کو ذاتیات شخصیات سے فرصت کہاں جو اپنے ایتام کی خبر لے سکے۔ افسوس!

خوب ہوا ملک میں شیعہ انجمنوں کا جا بجا جال بچھا۔ تعمیر قوم بیش از بیش ضروری ہے شیعی انجمن تعمیر قوم میں ہاتھ بٹائیں۔ شیعہ قوم کے لئے وجود انجمن اس وقت کار آمد ہو سکتا ہے۔ الحال انجمنوں کے سر یہ کام۔ شادی اور ولادت کے مواقع پر اراکین انجمن کی جانب سے ریزولیوشن مبارک باد۔ مواقع وفات پر ریزولیوشن اظہار ہمدردی۔ ماتم و عزا میں رقیب انجمنوں سے گوئی سبقت لے جانے کی جد و جہد تا رنج وفات و پیدائش معصوم پر انعقاد مجالس جو محض رسما۔ تعمیر قوم کے یہ معنی نہیں۔ کارکنان یتیم خانہ کی جانب سے اراکین انجمن سے ایتام کے لئے فراہمی رقم فطرہ۔ قیمت کھال قربانی کی استدعا۔ اراکین انجمن کی جانب سے اس سلسلہ میں جس قدر جد و جہد وہ جد و جہد قابل غور ہے شیعی افراد کی تعداد دو کروڑ ہی مانیے۔ رقم فطرہ قیمت کھال قربانی لکھو کھہا روپوں تک جاتی ہے۔ حالانکہ حسابات یتیم خانہ اگر دیکھیے۔ رقم فطرہ قیمت کھال قربانی دس بارہ ہزار سے زائد امسال داخل یتیم خانہ نہ ہوئی۔ اراکین انجمن کی یہ غیرت قومی ہو۔ انجمن قوم کے لئے مفید کیونکر ہو سکتی ہے۔ قوم کی ڈوبتی کشتی اراکین انجمن کے ذریعہ ساحل مراد تک پہنچے۔ یہ ممکن نہیں جب تک اراکین انجمن اپنی حالت خود تبدیل نہ کریں۔ خیال غالب تو یہ ہے صرف رقم فطرہ قیمت کھال قربانی یتیم خانہ کو مالا مال بنا سکتی ہے۔ جیبوں پر جدید بار کی نوبت نہ آئے۔ شرط یہ پہلے اراکین انجمن جم کر جد و جہد فرمائیں۔

شیعی افراد نے رقم فطرہ قیمت کھال قربانی نکالی ضرور یہ رقم ہوئی کیا یہ دیکھیئے۔ مانا کہ اس رقم کا غالب حصہ محتاجین قوم پر صرف ہوا۔ صرف کا نتیجہ کیا؟ محتاجین محتاجین رہے۔ دو ایک روز کے لئے چند روپے یا چند روپے یا چند پیسے ہو گئے تو کیا۔ یہی رقم منظم صورت میں محتاجین قوم پر اگر صرف کی جاتی یعنی یہ کہ داخل یتیم خانہ ہوتی۔ اس کے فوائد بیش بہا ہوتے مستقل ہوتے دیرپا ہوتے۔ خداوند برتر و بزرگ ہم میں سمجھ کا مادہ عطا فرمائے کاش ہم سمجھیں منظم صورت کے فوائد کس قدر غیر منظم صورت کے نتائج کیا۔ رقم فطرہ قیمت کھال قربانی کا مرمت مساجد عزاخانہ پر صرف کیا جانا شرعًا درست ہے۔ کہ نہیں خدارا کوئی صاحب یہ بتلائیں ہمارے خیال میں رقم فطرہ قیمت کھال قربانی حقوق محتاجین ہیں۔ مساجد پر عزاخانہ پر اس رقم کے صرف کے معنی یہ "اللہ صنف محتاجین ہیں" "امام مظلوم علیہ السلام صنف محتاجین ہیں" امام علیہ السلام کے معاوضہ احسان کے یہ معنی نہیں جو رقم واجب الادا ہو اس رقم کے ذریعہ امام مظلوم کو معاوضہ احسان دیا جائے۔ خدا معاذ اللہ محتاج نہیں وہ غنی ہے۔ قرض حسنہ جناب معبود کی طلب ہے۔ قرض حسنہ کے یہ معنی نہیں رقم فطرہ قیمت کھال قربانی اللہ کو بطور قرض حسنہ دی جائے۔ بیک کرشمہ دو کار بر آید کا مصداق ہو۔ حالانکہ رقم فطرہ قیمت کھال قربانی واجب الادا رقم پیشتر سے ہے۔ قرض حسنہ کے معنی جو رقم منجانب جناب معبود واجب الادا نہ ہو اُس رقم سے دیا جائے۔

رقم فطرہ قیمت کھال قربانی حق العباد ہے نہ کہ حق اللہ یا حق الامام۔ رقم فطرہ قیمت کھال قربانی کا مرمت مساجد و عزاخانہ پر صرف کرنا اس کے یہ معنی ہوئے۔ حق العباد ادا نہ کیا۔

حسابات دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ مرکزی ادارہ کے محفوظ سرمایہ میں صرف پندرہ ۱۵ سولہ ۱۶ ہزار کی رقم ہے حالانکہ اگر اعانت کا سلسلہ بند ہو جائے۔ یہ رقم تین چار ماہ کے لئے کافی نہ ہو۔ مرکزی ادارہ کے لئے ضرورت ہے۔ کافی تعداد میں مستقل سرمایہ ہو۔ اس قدر سرمایہ ہو جس کے سالانہ منافع سے مصارف چلتے رہیں رقم بطور سرمایہ محفوظ رہے۔ بحمد للہ شیعہ قوم میں مخیرین کی متولین کی کمی نہیں۔ ایتام کے لئے صرف دریوزہ گر کی ضرورت ہے۔ مانگنے والا چاہیئے۔ قوم میں روپیہ کی کمی نہیں۔ مخیرین کی کمی نہیں۔ مانگنے والا اس شان کا ہو۔ کاش شیعی ایتام کا نیر اقبال تاباں ہو کوئی منفرد فرد ملت ایتام کے لئے دریوزہ گری کی زحمت گوارا فرمائے۔ کاش شیعی افراد میں غیرت قومی پیدا ہو۔ کاش شیعی افراد پرورش پرداخت ایتام کا خود ہی اہتمام فرمادیں۔ خود کے ایتام کو دیگر اقوام پر نہ چھوڑیں۔ ننگ و ناموس قومی کو خود کے ہاتھوں ضائع و برباد نہ ہونے دیں۔ والسلام

سید صادق حسین بی۔ اے سب رجسٹرار نغادی پور۔ اودھ

عطیہ مدرسۃ الحفاظ ۔ عالی جناب سید محمد صاحب پٹواری نہر ضلع شیخوپورہ نے مبلغ ۵ روپے عطیہ اور ۵ روپے چندہ عنایت فرمایا ہے۔ جو شکریہ سے وصول کیا گیا۔

سید حسین رضوی سکرٹری شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور

تین معرکۃ الآرا سوالوں کا جواب

(از افادات شمس العلماء حجۃ الاسلام سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ)

ایک سائل کے سوال کے جواب میں حسب ذیل ارشاد فرمایا

سوال۔ انبیاء اور ائمہ معصومین علیہم السلام علم غیب جانتے تھے یا نہیں۔ اگر نہیں جانتے تھے تو اخبار غیب وہ کیونکر کیا کرتے تھے؟

جواب۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ علم غیب بالذات بغیر خدائے تعالیٰ کے کسی کو حاصل نہیں وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو۔ ۷-۱۳ یعنی علم غیب کی کنجیاں خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہیں ذاتی طور پر بغیر اس کے کوئی دوسرا اس کو نہیں جانتا۔ پھر فرمایا ہے۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غداً وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر ۲۱-۱۴ یعنی تحقیق کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک علم ساعت قیامت ہے۔ اور نزول باران رحمت کا علم ہے۔ اور وہی جانتا ہے جو کچھ کہ ارحام میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کے روز وہ کیا کریگا اور یہ کہ کس زمین پر وہ مریگا۔ ہر آئینہ خدا دانا اور خبردار ہے۔ ان آیات مجیدہ سے ثابت ہوا۔ کہ بالذات علم غیب بغیر خدائے تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے۔ لیکن وہ جب چاہتا ہے حسب مصلحت اپنے برگزیدہ بندوں پر بعض علم غیب کو ظاہر فرما دیتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول ۲۹-۱۲ یعنی علم غیب کا جاننے والا وہی ہے۔ غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔ سوائے اس شخص کے جس کو وہ رسولوں میں سے منتخب کرے۔ کافی کلینی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ جناب ختمی رسالت روحی فداہ ان رسولوں میں سے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ نے پسند فرمالیا ہے اور فرمایا ہے۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ۴-۹ یعنی خدائے تعالیٰ ہرگز مطلع نہیں کرتا ہے تم کو غیب پر ولیکن برگزیدہ فرماتا ہے غیب کی تعلیم میں اپنے پیغمبروں میں سے جس کو وہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا ہے ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک ۳-۱۳ یہ خبر اخبار غیب سے ہے۔ جس کو کہ ہم نے تیری طرف وحی کردی۔ اس سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو ضرور اخبار غیب سے خبر دی ہے۔ کہ لا یعلمہا الا ھو مقصود اس سے خزائن علم غیب ہیں۔ جن کو سوائے خدائے تعالیٰ کے بالذات کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ جناب ختمی مآب فداہ روحی کو جس قدر غیوب سے مطلع کیا گیا ہے علم ان کا ان غیوبیہ کے متعلق محدود ہے۔ اور آنجناب سے حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام ان علوم غیبیہ پر مطلع ہوئے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ماثور ہے ان للہ عزوجل علمین علم لا یعلمہ الا ھو وعلم علمہ ملائکتہ ورسلہ فما علمہ ملائکتہ ورسلہ علیہما السلام فنحن نعلمہ۔ یعنی تحقیق کہ خدائے تعالیٰ کے لئے دو قسم کے علم ہیں۔ ایک تو وہ علم غیب ہے۔ جس کو سوائے اسکے

کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ اور دوسرا قسم علم غیب کا وہ ہے جس کو کہ اس نے ملائکہ اور رسولوں کو تعلیم دیا ہے پس جو علم غیب کہ فرشتوں اور رسولوں کو دیا گیا ہے۔ اس کو ہم ائمہ اہلبیت علیہم السلام جانتے ہیں۔

الخرائج میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب ختمی رسالت صلعم تو خدا کے نزدیک مرتضیٰ اپسندیدہ ہیں۔ اور ہم اس رسول کے وارث ہیں جس کو خدائے تعالیٰ نے اپنے غیب میں سے جس جس چیز پر چاہا اس پر مطلع فرما دیا۔ پس جو کچھ ہو چکا اس کو بھی ہم جانتے ہیں۔ اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ اس کو بھی ہم اہلبیت جانتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جو علم غیب خدائے تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اس پر ملائکہ۔ انبیاء اور ائمہ طاہرین علیہم السلام بھی مطلع نہیں ہو سکتے۔ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون ۹۔۱۳۰۔ یعنی اگر میں بالذات علم غیب کو جانتا۔ تو بہت سی منفعتوں کو جمع کر لیتا۔ اور مجھے کوئی سختی نہ پہنچتی۔ اس آیت مجیدہ سے صاف ظاہر ہے کہ بالذات علم غیب خدائے تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اور ملائکہ۔ انبیاء اور ائمہ معصومین پر جس قدر بھی ظاہر کیا گیا۔ وہ جزئی ہے۔ رباعی

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ❊ گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار
مصطفیٰ ہرگز نہ گوید تا نگوید جبرئیل ❊ جبرئیلش ہم نگوید تا نگوید کردگار

وہو العالم۔ حائری

سوال۔ پیغمبر صلعم کا صرف عربوں کو قرآن کے مثل فصیح و بلیغ کتاب لانے کے لئے تحدی کرنا دلیل ہے کہ جناب پیغمبر صلعم خاص عرب کے لئے مبعوث برسالت ہوئے ہوں۔ نہ تمام دنیا کے لئے ورنہ تمام دنیا کو معارضہ قرآن کے لئے تحدی فرماتے۔

الجواب۔ صورت مرقومہ میں حضرت صلعم کے بعثت کی تخصیص ثابت نہیں ہوتی کیونکہ قرآن مجید تعمیم بعثت پر شاہد ناطق ہے۔ وما ارسلناک الا کافۃ للناس یعنی ہم نے تم کو نہیں بھیجا۔ مگر تمام لوگوں کے لئے اس سے تخصیص کا سوال اب جاتا رہا۔

عربوں کو تحدی کی جانے کی وجہ یہ تھی کہ عرب اہل زبان اور فن بلاغت و فصاحت میں رؤس خلائق تسلیم ہو چکے تھے۔ اگر یہ لوگ معارضہ قرآن سے عاجز ہو جائیں گے تو جو لوگ اہل زبان نہیں ہیں۔ بطریق اولیٰ وہ عاجز ہونگے۔ پس بالضرورت عربوں کا عاجز ہو جانا اور پورے قرآن یا دس سورتوں بلکہ ایک سورہ صغیرہ کے برابر بھی معارضہ کرنے پر قادر نہ ہونا تمام دنیا پر حجت تھا۔

اب اس جگہ یہ سوال پیدا ہو گا کہ عربوں کے عاجز ہو جانے کا ثبوت کیا ہے۔ ممکن ہے وہ سورتیں لائے ہوں اور مسلمانوں نے ان کو مخفی اور پوشیدہ رکھا ہو۔ سو اس کا جواب صاف ہے کہ تمام قرآن مجید بلکہ کچھ حصہ اس کا بھی اگر وہ لوگ اس وقت لائے ہوتے تو یہ نزاع ہی رفع ہو گئی ہوتی۔ پھر جنگ و جدال اور حرب و قتال۔ اسیری اطفال خورد سال اور سبیت محارم و عیال کیوں واقع ہوتی۔ اس سے ثابت ہوا

یقیناً وہ لوگ چھوٹی سے چھوٹی سورت کے برابر بھی معاوضہ پر قادر نہ ہوسکے۔ ورنہ وہ ضرور ہمارے تک بھی پہنچتی۔ اگر بالفرض مسلمانوں نے اس کو مخفی رکھا تھا تو وہ خود تو نہ چھپاتے بلکہ اس کی تشہیر کرکے اپنی حجت کو ثابت کرتے اذ للیس فلیس اور اگر کہا جائے کہ معارضہ کے وقت جو سورتیں کہ عرب بنا کر لائے تھے وہ محاربہ میں چونکہ تلف ہوگئیں۔ اس لئے ہمارے تک وہ پہنچ نہیں سکیں۔ یہ قابل تسلیم نہیں ہوسکتا کیونکہ بالفرض محال اگر وہ محاربہ میں تلف ہی ہوگئی تھیں۔ تو یہود اور نصاریٰ جو اس زمانہ کے قریب مؤرخ تھے۔ کم از کم اس واقعہ کو قلمبند کرتے ہوئے اس قدر تو ضرور لکھدیتے کہ تحدی کے وقت جس قدر سورتیں مقابلہ میں کفار نے پیش کی تھیں مسلمانوں نے ان کو تلف کردیا یا جلادیا۔ مگر جملہ مورخین نے باتفاق رائے یہی لکھا ہے کہ فلم یقدروا علی اتیان سورۃ صغیرۃ وآیۃ قصیرۃ فلو تمکنوا علیہ ما یصنعوا اعداؤھم تحت سیوف خصماءھم فمقابلتھم بالسیوف دلیل علی عجزھم من معارضۃ الحروف۔ وھو العالم باری۔

سوال۔ عرصہ تیرہ سو برس سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ قرآن مجید معجزہ ہے۔ اور اس کی اعجازیت کی وجہ اس کی فصاحت اور بلاغت قرار دی جاتی ہے۔ اس بناء پر تو بہت سی فصیح اور بلیغ کتب دنیا میں موجود ہیں۔ جن کے مقابلہ میں دوسری کتاب نہیں لکھی گئی۔ پھر وہ معیار تو باقی نہیں رہتا امید ہے کہ اس مسئلہ کو صاف فرما کر شکر گذار کریں گے۔

الجواب۔ اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں فصیح و بلیغ کتب موجود ضرور ہیں مگر یہ ثابت نہیں ہے کہ انکی مانند کتاب لکھنے پر کوئی قادر و متمکن نہ ہوسکا۔ فعلی المدعی اثباتہ۔ بخلاف قرآن جس کی نسبت معلوم ہے کہ حضور ختمی رسالت صلعم نے عام تحدی کی ہے کہ اس کی مانند یا دس سورتوں کے برابر بلکہ ایک سورہ صغیرہ کے برابر ہی لاؤ۔ لیکن بڑے بڑے افصح فصحاء زمان ابلغ بلغاء اہل زبان اس کے مقابلہ میں عاجز رہ گئے۔ اور سر تسلیم ان کو خم کرنا پڑا دنیا بھر کی تمام فصیح و بلیغ کتابیں قرآن مجید کی طرح فصاحت و بلاغت سے لبریز و لب دوز نہیں ہیں جو ان کے مثل لانا بشری طاقت سے خارج ہوا اسی وجہ سے ان کے مؤلفین نے اپنی تالیفات کو معجزہ کے رنگ میں پیش نہیں کیا۔ اور ان کے مانند و مثل لانے پر کسی کو تحدی نہیں کی گئی لیکن حضور ختمی نبوت فداہ روحی نے قرآن مجید کو اپنی صداقت نبوت و حقیقت رسالت کا معجزہ قرار دیکر اس کے مانند و مثل لانے کی قیامت تک تمام دنیا کو تحدی کردی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی دعویٰ سے کہدیا ہے۔ لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا کہدے اے محمد صلعم، اگر تمام جن اور انسان جمع ہوکر بھی ایسا قرآن بنا کر لانا چاہیں تو وہ اس کی مثل ہرگز نہیں لاسکتے۔ اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں چنانچہ اب چودہویں صدی گذر رہی ہے۔ آج تک چھوٹی سے چھوٹی سورت قرآن کے برابر بھی لانے پر کوئی فصیح و بلیغ قادر و متمکن نہیں ہوسکا۔ رہا یہ امر کہ بول قرآن کے معارضہ و مقابلہ کے لئے کوئی شخص قادر او متمکن نہیں ہوسکتا اور نہ آئندہ قیامت تک متمکن ہوسکیگا۔ نظر قاصر میں اس کے عجیب و غریب بارہ خصوصیتیں ہیں جو صرف قرآن ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ دوسرے کسی آسمانی یا زمینی کتاب میں یہ نہیں پائی جاتیں جنکی وجہ سے یہ قرآن قیامت تک معجزہ نبی آخر الزمان صلعم ہے۔ تفسیر لوامع التنزیل میں ان تمام وجوہ اعجازیت کو میں نے بہ تفصیل لکھدیا ہے اور "خوارق البوارق" اسی عنوان پر خاص ایک رسالہ بھی میں نے لکھدیا ہے۔ وہو العالم۔ حائری۔

انجمن صغریہ کی شاندار تبلیغ

خلافِ حکمِ مذہب بنیت دستور ہوا تو اہی ❊ تعصب دور کن از دل اگر وصل خدا خواہی

انجمن اصغریہ بھیرہ کی دعوت پر ملک العلماء مولانا مولوی فیض محمد صاحب قبلہ مکھیالوی تشریف فرما بھیرہ ہوئے۔ سب سے قبل جناب نے دفتر انجمن ملاحظہ فرمایا اور ہر طرح سے تسلی و تشفی فرمائی پڑتال حساب پورے طور پر کی اور اپنے قلم مبارک سے رجسٹر حساب پر مفصلہ ذیل ریمارکس تحریر فرمایا (آج مورخہ ۲۴ تک کا حساب انجمن صغریہ کا باقاعدہ محسوب ہوا ہے۔ اللہ جل شانہٗ بطفیل نفوس قدسیہ کارکنان انجمن ہذا کے توفیقات خیر میں نصرت فرمائے آمین ثم آمین) ازاں بعد اپنے وعظ بے بدل اور کلام فصیح علی التواتر تین روز شیعان علی کو محظوظ فرمایا اور مخالفان اسلام کے دلوں پر عظمت مذہب حقہ ناجیہ کا وہ سکہ بٹھایا کہ ہر فرد آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہو رہا ہے۔ زاں بعد محرم الحرام و مجلس اربعین جس شان و شوکت و اتحاد و اتفاق سے گذریں۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ یہ انجمن اصغریہ کی برکت تھی جس سے ہمیں فخر قوم مولانا مولوی سید اکبر شاہ صاحب مولوی فاضل ساکن تلہ گنگ کا دوبارہ شرف نیاز حاصل ہوا۔ آپ نے شب شہادت پر اپنی فصاحت و بلاغت منطق و علم بیان کا وہ ثبوت پیش فرمایا۔ کہ اپنے تو بجائے خود اغیار بھی نعرہ ہائے صلوات سے مخالفین اسلام کے دل لرزا دیتے تھے۔ علاوہ مولانا موصوف کے سلطان الذاکرین جناب سید سید علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے نواسہ فخر الذاکرین جناب سید مداح حسین صاحب جلوہ افروز تھے۔ جو تا حال اسی جگہ رونق افزا ہیں۔ اور تبلیغ مذہب حقہ نہایت سرگرمی سے فرما رہے ہیں یہ سب کچھ ہوا شہر بھر میں منادیاں کرائی گئیں سنیوں پر دعوت دی گئی مگر ہمارے ہیرو غلام علی صاحب رونما نہ ہوئے۔ ع آفریں باد بریں ہمت مردانہ لست۔ سچ ہے جھوٹ کے پاؤں کہاں جب اس نام کا کوئی فرد ہی نہ ہو تو سامنے کون آئے۔ آخر میں شیعان علی کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر برادران اسلام کو بالعموم گذارش ہے۔ کہ انجمن ہذا کا سالانہ جلسہ ماہ اکتوبر میں نہایت تزک و احتشام کیساتھ منعقد ہوگا جس کا پروگرام و تاریخ ہائے انعقاد بعد میں انشاء اللہ شائع کیا جاویگا کہ جلسہ ہذا تاریخ بھیرہ میں بے نظیر ثابت ہوگا۔ علمائے کرام و مجتہدین عظام کی خدمت میں دعوتیں دی جا رہی ہیں۔

(خادم قوم:۔ عبد المجید جعفری جنرل سکرٹری انجمن اصغریہ بھیرہ)

مقتل سادات حصہ اول

یعنی کربلائے معلے کے واقعات عجیبہ اور حالات غریبہ تفصیلی اور تاریخی رنگ میں زبان اردو میں علم ادب کی شان لئے ہوئے مصنفہ عالی جناب فضیلت مآب سلطان الذاکرین ابو القلم السید منیر حسین صاحب زیدی الواسطی دہلوی زید فضلہ کا دوسرا ایڈیشن چھپ کر شائع ہوگیا ہے۔ یہ ۱۸۴ صفحات کا رسالہ کیا ہے ایک بحر ذخار ہے ذاکرین مظلوم کربلا کے لئے خصوصیت سے بیش بہا ذخیرہ لے رہا ہے۔ اور عامہ مومنین کے لئے ایک عجیب و غریب تحفہ تمام مومنین و مومنات کیلئے مناسب ہے کہ صحیح حالات و واقعات معلوم کرنے کے لئے اس کتاب کو ضرور مطالعہ کریں قیمت صرف عہ

مینجر صاحب مطبع یوسفی دہلی سے طلب فرمائیں۔

قیصرباغ لکھنؤ۔ مورخہ یکم اگست ۱۹۲۷ء

جناب والا تسلیم!

ہندوستان میں صوبہ جات متحدہ آگرہ واودھ جو اہم مرتبہ ہے وہ محتاج تشریح نہیں یہ صوبہ اسلامی ہند کے دماغ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی قریبا تمام بڑی بڑی قومی تحریکات اور ان کی مذہبی تعلیمات کا مرکز ہے۔ مگر صوبہ ہذا کے مسلمانوں کی انتہائی بدنصیبی ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ ان کو قدم قدم پر ایک حقیقی رہنما و ہمدرد وکیل کی ضرورت ہے ان کے پاس ایک بھی روزانہ انگریزی اخبار نہیں ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ مسلمان اپنی قومی ضرورتوں کے احساس پر بیدار ہو رہے ہیں اور اپنے مطالبات اور اپنی قومی ترقیوں کی تدابیر ارکان حکومت کے پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن اپنا اخبار نہ ہونے کی وجہ سے ان کو سخت دشواریوں کا سامنا رہتا ہے۔ ملک میں سیاسی پیچیدگیاں برابر بڑھ رہی ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں تو مسلمانوں کی سیاست کا مسئلہ بہت نازک ہو گیا ہے۔ اور ان کے سیاسی مطلع پر خوفناک بادل منڈلا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ فوراً اسکا معقول علاج کیا جائے۔

الہ آباد اور علی گڈھ سے دو روزانہ انگریزی اخباروں کے نکالنے کی کوشش ہوئی۔ مگر اول الذکر محض تجارتی اغراض لیکر دنیا میں آیا تھا اور موخر الذکر اگرچہ اسلام کے تعلیمی مرکز سے جاری ہوا مگر اس میں بدقسمتی سے شخصی عنصر اس درجہ غالب تھا کہ وہ ترقی نہ کر سکا۔ دونوں جس بے سروسامانی کی حالت میں آئے تھے۔ اسی طرح رخصت ہو گئے اور ان کے اجراء سے زیادہ ان کی موت نے افسوسناک نتائج پیدا کر دیئے۔ یعنی مسلمانوں کو اپنے روزانہ انگریزی اخبارات سے بدظنی پیدا ہو گئی جس کے باعث معقول انگریزی روزانہ اخبار اب تک نہیں نکل سکا۔ چنانچہ اس وجہ سے اور کچھ اس سبب سے کہ آنریبل سید رضا علی صاحب پبلک سروس کمیشن کے ممبر ہو گئے تھے۔ انگریزی روزانہ اخبار کی وہ اسکیم جو وسط ۱۹۲۶ء میں لکھنؤ میں تیار ہوئی تھی عملی جامہ نہ پہن سکی۔ لیکن اس ایک برس کی مدت سیاسی نقطہ نظر سے نہایت اہم ثابت ہوئی۔ اور موجودہ اور آنے والی پیچیدگیوں نے قوم کے حقیقی رہنماؤں کو مجبور کیا کہ وہ عالی جناب آنریبل سر مہاراجہ صاحب بہادر محمود آباد کی سرکردگی میں معقول سرمایہ اور بہترین اسٹاف اور انتظام کے ساتھ مسلمانوں کا ایک انگریزی روزانہ اخبار لکھنؤ سے جاری کریں۔ یہ اسکیم نہایت شاندار ہے جو نہ صرف مسلمانوں کا ایک زبردست روزانہ انگریزی اخبار اور بہترین پریس کی حامل ہوگی۔ بلکہ مسلمانوں کی ذاتی منفعت کا بھی معقول ذریعہ ثابت ہوگی۔

ذاتی سرمایہ سے بہترین قسم کا روزانہ اخبار نکال دینا سر مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ کے لئے نہایت معمولی بات تھی۔ لیکن اس زرین اور بے لوث اصول کے ماتحت کہ جو اخبار قوم کا نمائندہ ہو اور اسکے جذبات کی ترجمانی اور اسکے حقوق کی حفاظت کرے۔ اسکا اجراء اور اسکا انتظام قوم کے ہاتھوں رہنا چاہئے ایک کمپنی قائم کی گئی ہے جس کے ڈائرکٹران حسب ذیل ہیں

(۱) عالی جناب سر مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ والی محمود آباد (۲) عالی جناب سر سید علی امام صاحب بیرسٹر ایٹ لاء رئیس پٹنہ۔ (۳) عالی جناب راجہ صاحب نانپارہ ضلع بہرائچ۔ (۴) عالی جناب آنریبل راجہ نواب علی خان صاحب تعلقدار۔ ممبر کونسل آف سٹیٹ۔ (۵) عالی جناب مولوی محمد نسیم صاحب بی۔ اے۔ ایڈوکیٹ لکھنؤ۔

کمپنی مذکور کی مکمل سکیم کو نہایت تجربہ کار اصحاب نے تیار کیا ہے۔ اور ایک اعلیٰ درجہ کے پریس اور انگریزی اخبار کے اجرا کا مشورہ دیا ہے۔ یہ پریس انگریزی اور اردو ہر قسم کا بہترین کام کرے گا۔ پریس اور اخبار کے انتظامات صرف

معتبر اور آزمودہ کار ہاتھوں میں رہیں گے اور تمام اسکیم میں اشتراک منافع کا پہلو رکھا گیا ہے تاکہ جو لوگ کمپنی کے حصص خریدیں ان کو منافع کی شکل میں معقول مالی فائدہ پہنچتا رہے۔ کمپنی کا مجوزہ سرمایہ پانچ لاکھ روپیہ ہے۔ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ فراہم ہو چکا ہے۔ ہر حصہ کی قیمت صرف ۲۵ روپیہ رکھی گئی ہے تاکہ معمولی مالی حیثیت کے مسلمان بھی اپنے حوصلہ کے مطابق حصص خرید کر ملک کے سب سے بڑے اسلامی اخبار میں شریک ہو سکیں اور معقول فائدہ حاصل کر سکیں حصوں کی قیمت کی اقساط کی تقسیم کر کے مزید سہولتیں پیدا کر دی گئی ہیں۔ یقین ہے کہ آپ خود حصے خریدیں گے اور اپنے احباب اور اعزہ میں ان کی فروختگی کا انتظام فرما دیں گے۔ کیونکہ انگریزی روزانہ اخبار کا نہ ہونا مسلمانوں پر بہت بدنما دھبہ ہے جس کے رفع کرنے میں آپ کو دل کھول کر حصہ لینا چاہئے۔

بعض جلیل القدر اور ذمہ وار بزرگان قوم نے اور خود عالی جناب سر مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ اور دیگر رہنمایان ملت بہت جلد دورہ شروع فرما دیں گے۔ اس وقت بھی ہم لوگ اگر اپنا اخبار نہ نکال سکے تو آئندہ اخبار نکالنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ہماری سیاسی زندگی میں روز بروز طرح طرح کے واقعات رونما ہوتے ہیں جنکی تلافی صرف انگریزی اخبار کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ جو مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کر سکے۔ ہمارے مطالبات کو پبلک اور گورنمنٹ کے سامنے پیش کر سکے اور ان پر پھیلتی ہوئی غلط فہمیوں کو روکے اور ان کا تدارک کرے جو ہماری عدم توجہی اور اغیار کی عنایتوں سے ہمارے اور حکومت کے درمیان پیدا ہو گئی ہیں۔

کمپنی کے متعلق پراسپکٹس انگریزی اور اردو میں چھپ رہے ہیں حصوں کی خریداری کے فارم بھی تیار ہیں مسٹر حسن عابد جعفری رکن بیرسٹر ایٹ لا سے۔ محمود آباد ہاؤس قیصر باغ۔ لکھنؤ کے پتہ پر مل سکتے ہیں اور انہیں سے تمام مزید حالات معلوم ہو سکتے ہیں +

خاکساران

آل نبی۔ (آنریبل۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ چیرمین میونسپل بورڈ۔ آگرہ۔ ممبر کونسل آف اسٹیٹ) محمد یعقوب۔ (آنریبل۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ مراد آباد ڈپٹی پریذیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی) تصدق احمد خان (بیرسٹر ایٹ لا۔ الہ آباد۔ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی) محمد طفیل احمد منگلور رڑکی (ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ۔) محمد حبیب (بیرسٹر ایٹ لا۔ پروفیسر تاریخ و سیاسیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ) محمد عبد الرحمن (خان بہادر تعلقہ دار اکرا ضلع کھیری) سید احمد حسین رضوی (خان بہادر۔ آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ۔) سید نجم الحسن (شمس العلماء۔ مولانا۔ مجتہد العصر لکھنؤ۔ محمد سلامت اللہ (مولانا۔ فرنگی محل لکھنؤ) عبد الحکیم (شفاء الملک حکیم لکھنؤ۔ محمد حسن (خان صاحب۔ اسپیشل مجسٹریٹ و رئیس مچھلی شہر جونپور) حامد حسین (مرزا۔ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل۔ سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ) لکھنؤ۔ سید جالب دہلوی (ایڈیٹر روزنامہ ہمدم لکھنؤ)

ناظرین الحافظ!

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینجر)

خلاصہ کارروائی مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس

۲۰ اگست ۱۹۲۷ء دفتر سید شہنشاہ حسین صاحب وکیل واقع وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں ٹھیک بارہ بجے جلسہ زیر صدارت جناب آنریبل راجہ نواب علی خان صاحب بہادر تعلقدار اکبرپور و وائس پریذیڈنٹ آل انڈیا شیعہ کانفرنس منعقد ہوا۔ حضار جلسہ کی تعداد بہت خاصی اور معقول تھی۔ اکثر حضرات بیرونجات سے بھی بغرض شرکت جلسہ تشریف لائے تھے۔ خصوصاً مولوی حیدر مہدی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ الہ آباد۔ شیخ ممتاز حسین صاحب جونپوری بارہ بنکی۔ اکبر حسین صاحب سکرٹری انجمن حسینیہ کالج رڑکی۔ اور آغا اشہر صاحب سیتاپوری جنہوں نے نہایت دلچسپی سے مباحثہ میں حصہ لیا۔ جو حضرات تشریف نہ لاسکے تھے اور ان کی تحریری رائیں موصول ہوئی تھیں وہ حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کردی گئیں۔ خصوصاً جناب مولوی سید ابن حسن صاحب قبلہ پیش نماز محمود جارچوی کراچی نے جو اپنی تحریری رائے ارسال فرمائی تھی۔ جو غور سے سنی گئی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل امور طے پائے جو قوم کی آگاہی کیلئے درج کئے جاتے ہیں:۔

۳۔ خط جنار سکرٹری صاحب پراونشل کانفرنس پنجاب لائل پور مشعر اس کے کہ پنجاب شیعہ کانفرنس نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو پنجاب میں اجلاس خصوصی منعقد کرنے کی دعوت دیجائے جسمیں معاملات حجاز پر غور کرکے ایک لائحہ عمل نکالا جائے پیش ہوکر حسب ذیل تجویز باتفاق آرا پاس ہوئی۔ چونکہ اجلاس سالانہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ اور اس قلیل مدت میں دو اجلاس منعقد کرنے میں قوم کا مالی نقصان متصور ہے۔ لہذا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ پنجاب پراونشل شیعہ کانفرنس کو تحریر کیا جائے کہ وہ اس امر پر غور کریں کہ سالانہ اجلاس کیساتھ ہی معاملات حجاز پر غور کرنے کے لئے حسب ضرورت وہ مخصوص کردئے جائیں اور پنجاب شیعہ کانفرنس سے استصواب کیا جائے کہ اس طرح اجلاس منعقد کرنے میں اہالیان پنجاب کو عذر تو نہیں ہے۔

۴۔ درخواست الحاق صوبہ کانفرنس پیش ہوکر تجویز ہوا کہ حسب رزولیوشن پاس کردہ بنگال کانفرنس و بمتابعت رزولیوشن نمبر ۱ پاس کردہ اجلاس نوزدہم پٹنہ الحاق صوبہ کانفرنس بنگال منظور کیا جائے اور نقل رزولیوشن ہذا سکرٹری صاحب بنگال صوبہ کانفرنس کو بھیجدی جائے۔

۵۔ مسئلہ تقرر تنخواہ دار سفرا شیعہ کانفرنس پیش ہوکر قرار پایا کہ مندرجہ ذیل حضرات کی ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو اپنی سفارشات مسئلہ متعلقہ پر اندر دو ہفتہ غور کرکے پیش کرے۔ (۱) حکیم محمد قاسم صاحب (۲) نواب ابوالحسن خان صاحب جوائنٹ سکرٹری (۳) مرزا محمد اصغر صاحب (۴) شیخ ممتاز حسین صاحب (۵) سید غلام حسنین صاحب نقوی وکیل جوائنٹ سکرٹری۔

۶۔ تحریر سر سلطان احمد صاحب گورنمنٹ ایڈوکیٹ پٹنہ و صدر دستور اساسی آل انڈیا شیعہ کانفرنس بنا بر جواب شکریہ بنسبت ملنے خطاب پڑھکر سنائی گئی۔

۷۔ ترمیمات دستور العمل مجوزہ سب کمیٹیاں متعینہ مرکزی کمیٹی شیعہ کانفرنس پیش ہوکر تجویز ہوا کہ دستور العمل ہذا آئندہ جلسہ سالانہ شیعہ کانفرنس میں پیش کردیا جائے۔

بعض امور متفرقات کے طے ہو جانے کے بعد جلسہ قریب چار بجے کے ختم ہوا۔ احسن عباس جوائنٹ سکرٹری پنجاب شیعہ کانفرنس لائل پور نے اگر اپنی ذمہ داری پر دعوت دی ہے تو یہ دوسری بات ہے ورنہ جہاں تک ہم کو علم ہے پنجاب خصوصاً لاہور کے اعاظم و اکابر مذہب و ملت کے مشورہ سے یہ دعوت نہیں دی گئی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ دعوت ہنوز قبل از وقت ہے۔ اس پر بھی دعا ہے کہ داعیان اس نیک کام میں خدا کرے کہ کامیاب ثابت ہوں۔ آمین

الحافظ

(مدیر)

مسلم ریویو

اس نام کا ایک انگریزی رسالہ حال ہی میں لکھنؤ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کی آب و تاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس رسالہ کو جناب شمس العلماء مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر کی سرپرستی کا امتیاز حاصل ہے۔ واقعی جناب قبلہ ممدوح نے اس رسالہ کے ذریعہ اہل اسلام پر عموماً اور اہل ایمان پر خصوصاً بہت بھاری احسان فرمایا ہے۔ اور اخباری دنیا میں ایک بڑی کمی کو پورا کر دکھایا۔ رسالہ کے ایڈیٹر جناب مولوی سید حید رحسین صاحب سابق ایڈیٹر رسالہ شیعہ نہایت تجربہ کار قابل قدر اور اہل سواد حضرات میں سے ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے امید واثق ہے کہ انشاء اللہ رسالہ اپنے تبلیغی مقاصد میں بام ترقی پر پہنچکر مانند زحل کے چمکیگا اور مومنین کے قلوب کو نور ایمان کی کرنوں سے منور کردیگا۔ تبلیغی علمی ادبی۔ تاریخی مضامین کا دلکش گلدستہ ہے۔ جس کا خریدار بننا ہر مومن کا فرض ہے۔ حجم ۵۲ صفحہ سالانہ قیمت پانچروپیہ صہ/۔ ملنے کا پتہ:۔ مینجر رسالہ مسلم ریویو۔ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ۔

(مدیر)

تبریک و تہنیت

بمسرت اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بروز شنبہ ۳۔ ستمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۶۔ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ بوقت ۱۱ بجے شب کو جناب آغا سیّد محمد رضی صاحب رضوی ابن سرکار شمس العلماء علامہ حائری صاحب مجتہد دام ظلہ کے ہاں فرزند ارجمند تولد ہوا۔ جسکا نام سید محمد رفیع رکھا گیا ہے۔ ہم تمام عملہ اور ناظرین الحافظ کی طرف سے سرکار علامہ صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ شعراء اکرام قطعہ تاریخ ولادت دفتر الحافظ میں بھیجدیں۔

(مدیر)

شیعیانِ حیدرِ کرار کیلئے چند تازہ طبع کتابیں

موعظہ حسنہ الملقب بہ اظہار حقیقت

بجواب رسالہ اظہار حقیقت

ایڈیشن سوئم یعنی وہ ۵ گھنٹہ کی معرکۃ الآرا مکمل تقریر جو ۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو بموقعہ بازار لاہور کی انجمن دائرۃ الاصلاح کے معرکۃ الآرا چوتی کے سات سوالوں کا جواب دیتے ہوئے حضور حجۃ الاسلام والمسلمین صدر المفسرین سرکار شمس العلماء علامہ الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان دام برکاتہ نے مختلف المذاہب کے ہزار کے مجمع میں ۸۸ کتب معتبرہ اہلسنت سے عبارتیں پڑھ کر سنائیں اور کسی مخالف کو انکار کرنیکی جرأت نہ ہوسکی بلکہ علماء اہلسنت کو اسکے بعد اپنے مواعظ میں آج مجبوراً ان مسائل کا اقرار کرنا پڑا۔ اسی رسالہ کے ذریعہ اسوقت تک دو ہزار نفوس شیعہ ہوچکے ہیں اس تعداد میں تین انگریز ۵ سکھ اور ۹ ہندو بھی شامل ہیں اب تیسری مرتبہ یہ رسالہ بازدیاد و اضافہ اکثر حواشی جدیدہ و مفیدہ طبع ہوا ہے جس میں وہ اشتہارات بھی درج کردیئے گئے ہیں جو میاں منشی معراج الدین صاحب بانی انجمن دائرۃ الاصلاح نے موعظہ سے متاثر ہوکر اپنے عقیدہ کے متعلق شائع کرکے تمام ہندوستان کے سنی علماء سے جواب طلب کیا تھا اور اسوقت تک کوئی مولوی صاحب ان کا جواب نہ دے سکا۔ یہ تیسرا ایڈیشن عمدہ اور اعلیٰ طباعت و کاغذ ڈمی کے ۱۴۸ صفحات پر معہ سرورق رنگین کے طبع ہوا ہے قیمت مع فوٹو علامہ حائری صاحب قبلہ ۹ ر بلا فوٹو ۸ ر

مہدی موعود

مصنفہ علامہ شمس العلماء السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر (ادام اللہ) یہ رسالہ حجۃ اللہ المنتظر خلیفۃ العصر امام ثانی عشر علیہ السلام کی ولادت نسب و حسب اسم و کنیت و لقب و اسباب غیبت و علامات ظہور و منافع تمام اعتراضوں کا فیصلہ کن جواب۔ حدیث کشوفین کی توضیح علور مدعی مہدویت مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ پر تبصرہ۔ نہایت مختصر اور مدلل قابل دید اور لائق داد ہے مرزائیوں کی تردید کے لئے ہر مومن کے پاس اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۲ ر

مسیح موعود

مصنفہ صدر المفسرین فخر المحققین علامہ شمس العلماء السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہٗ مسئلہ حیات و ممات مسیح موعود علیہ السلام مرزا قادیانی کے مدعی نبوت ہونیکے زمانہ سے آج تک مرزائیوں اور مسلمانوں کے زیر بحث چلا آرہا ہے اور اس پر معرکۃ الآراء بحثیں ہوچکی ہیں۔ اب اس مسئلہ کی دونوں شقیں یعنی حیات مسیح علیہ السلام کا قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے مدلل ثبوت اور مرزائیوں کے مابہ النزاع مسئلہ وفات مسیح موعود کی دس دلائل قاہرہ سے مکمل تردید اور مرزا صاحب کے دلائل وفات مسیح کا ابطال اس رسالہ مسیح موعود میں ایسی وضاحت سے دیا گیا ہے کہ اب قیامت تک ان میں ہنگامہ آرائی کی جرأت پیدا نہ ہوسکے گی اس فتن مرزائیہ کے زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی گھر اس رسالہ سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔ قیمت صرف ۲ ر

ربانی شیخ غلام علی شہیدیہ منیجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور

بنارس کے حاذق حکیم

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت رئیس الحکما مولانا عرشی صاحب قبلہ دام ظلہٗ کی خاص ایجاد

کھونی

اعلیٰ درجہ کی خوش ذائقہ ہاضم اور مقوی معدہ دوا۔ جگر کی کامل اصلاح کرنیوالی ورم طحال کو جڑ سے کھودینے والی مرض البواسیر کو بیخ و بن سے برباد کردینے والی۔ دستوں کو روکنے والی لیکن آہستہ آہستہ قبض کو کھولنے والی بھوک بڑھا کر خواہش کیساتھ پوری غذا کرنیکی صلاحیت پیدا کردینے والی نفخ باد گولہ درد شکم قراقر وغیرہ کو چٹکیوں میں ہوا کردینے والی ثقیل سے ثقیل غذا کو جلد ہضم کردینے والی بجلی مثلی کو بالخاصہ روکنے والی۔ معدہ اور جگر کی ساری شکایتیں رفع کرکے قوت ہاضمہ کو درست اور باقی رکھنے والی ہضم صحیح کیساتھ خون صالح پیدا کرکے اعضائے رئیسہ میں خاص طاقت پیدا کرکے قوت مردانگی کی ابھارنے والی عورتوں کے ایام کی بے قاعدگی کو ٹھیک کرکے باقاعدہ بنانیوالی۔ ہر عمر ہر مزاج والے کو ہر فصل میں موافق آنیوالی بچوں لڑکوں جوانوں بوڑھوں عورتوں اور مردوں کی تندرستی کی ضامن اور کامیاب دوا ہے جو اپنے اکسیری فوائد اور عجائب تاثیرات کیوجہ سے ہر کنبہ والے گھر اور طبقہ ذکور و اناث میں پورا پورا اثر جماتی جارہی ہے۔ خوش مزہ ایسی ہے کہ بچے تک شوق سے مانگ مانگ کر کھا لیتے ہیں۔ عورتیں بے حد پسند کرنے لگی ہیں مرد سفر و حضر میں اس کو اپنے ساتھ رکھنے لگے ہیں۔ اطبا مریضوں کو ہدایت کرنے لگے ہیں کہ کھونی کا استعمال کرو۔ شہر شہر میں الگ شہرہ ہے دیہات کے کثرت والے زمیندار و جنوں منگا کر رکھنے لگے ہیں اور غریبوں کو مفت دیتے ہیں اگر آپ بھی حال چاہتے تو امتحاناً ہی سہی ایک شیشہ منگا بیجئے اور زندگی کا لطف اٹھائیے قیمت فی شیشی صرف چار آنہ ہے چونکہ ایک شیشی سے چار شیشیوں تک کا محصول ڈاک یکساں ہے۔ اس لئے چار شیشی سے کم منگانے میں آپ کا خسارہ ہے۔

مولانا عرشی کا حکم

اگر کسی بندہ خدا کو اولاد نہ ہوتی ہو یا ہو کر زندہ نہ رہتی ہو یا کسی نادان نے اپنے ہی ہاتھوں اپنا ناس کر لیا ہو ضعف [illegible] ہو یا پرانی پیچش ہو یا کوئی ایسی بیماری ہو جس کا علاج کرتے کرتے آپ تھک گئے ہوں تو بنارس چلا آئے اور علاج کرے یا کسی وجہ سے آنا دشوار ہو تو مراسلات کے ذریعہ سے رجوع کرے علاج آسان ہوگی۔ مرض کیساتھ جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنے چاہئے۔

[illegible] ہاشمی [illegible] گنج بازار بنارس سٹی

باہتمام سالم۔ ایم عبداللہ پرنٹر و پبلشر چھپا اور دفتر الحافظ کوچہ قاضی محلہ [illegible] لاہور